لولاک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: 1 ○ جلد: 16

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ	پیر حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ	حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

حضرت مولانا سید احمد صاحب جلالپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

ماہ اکتوبر میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد	ادارہ	3
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پیغام	,, ,,	3
مولانا فقیر اللہ اختر کے صاحبزادہ کی رحلت	,, ,,	4

مقالات ومضامین

ماہ محرم الحرام کے شرعی احکام	حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ	5
اولیات وفضائل سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	13
خطبہ استقبالیہ	جناب ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر	14
مسئلہ ختم نبوت اور شیخ الحدیث علامہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا معراج الدین	19
مولانا میاں عبدالرحمن کا وصال	مولانا اللہ وسایا	21
مولانا سید عبدالمالک شاہ کا وصال	,, ,, ,,	23
حضرت مولانا محمد الطاف کا سانحہ ارتحال	,, ,, ,,	25

رد قادیانیت

قادیانی ملک وملت کے غدار اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں	مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی	27
۳۰ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی کارروائی	مولانا اللہ وسایا	32
جناب طاہر منصور خان کا ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں خطاب	ادارہ	41
سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا	مولانا اللہ وسایا	45
سالانہ ختم نبوت کانفرنس سکھر	مولانا عبداللطیف اشرفی	48

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

ماہ اکتوبر میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد!

الحمدللہ! اس دفعہ ۶؍اکتوبر کو سرگودھا، ۸؍اکتوبر کو ٹوبہ ٹیک سنگھ، ۱۳، ۱۴؍اکتوبر کو چناب نگر اور ۲۹؍اکتوبر کو سکھر میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ اسی طرح ۲۳؍اکتوبر سے ۲۸؍اکتوبر تک کوئٹہ، لورالائی، ژوب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ پروگرام منعقد ہوئے۔ ان تمام پروگراموں کو حق تعالیٰ شانہ نے مثالی طور پر کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے موقع پر حضرت الامیر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم سفر حج پر تھے۔ اس کانفرنس کے لئے آپ کا تحریری پیغام حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال نے کانفرنس کے آخری اجلاس میں پڑھ کر سنایا جو بہت ہی احترام اور دلی محبت سے سنا گیا۔ حضرت الامیر دامت برکاتہم کا یہ پیغام اس دفعہ لولاک میں بطور اداریہ کے پیش خدمت ہے۔

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پیغام!

تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے شرکاء کے نام

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ سیدالرسل وخاتم الانبیاء۰ امابعد!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام تیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں ملک بھر سے تشریف لانے والے شرکائے کرام! آپ حضرات کی تشریف ہمارے لئے بہت ہی حوصلہ کا باعث ہے۔ آپ دور دراز کا سفر طے کر کے، اپنے وقت ومال کی قربانی دے کر جس خلوص ومحبت سے اس کانفرنس میں شریک ہوئے ہیں۔ اس پر میں آپ کی تشریف آوری کا دل کی گہرائیوں سے خیر مقدم کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت اس کے بدلہ میں آپ کو قیامت کے دن اپنی رحمت اور حضور علیہ السلام کی شفاعت کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔

حضرات علمائے کرام، سامعین گرامی، مہمانان ذی وقار! آپ حضرات کی اس کثرت کے ساتھ تشریف آوری نظم وضبط کے ساتھ کانفرنس میں شرکت، شب وروز لگاتار کانفرنس کے پروگرام میں تسلسل کے ساتھ حاضری واستفادہ کی کوشش یہ انشاءاللہ العزیز! اس حوالہ سے حوصلہ افزاء ہے کہ اگر امت مسلمہ کی پرامن جدوجہد کا یہ تسلسل برقرار رہا تو کامیابی یقینی اور منزل مراد قریب تر ہے۔ آپ حضرات نے گزشتہ سال کانفرنس کے موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مجلس عمومی کے اجلاس میں مجھے متفقہ طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا امیر مرکزیہ منتخب کیا۔ میں اس وقت بھی سفر حج کے باعث آپ حضرات کے پاس موجود نہ تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ امسال بھی شدید خواہش اور قلبی

چاہت کے باوجود حج کی فلائٹوں کا شیڈول ایسے ہی طے ہوا کہ حرمین شریفین کی حاضری کے باعث اس مرتبہ بھی کانفرنس میں شریک نہ ہوسکا۔ ہر چند کہ میں آپ حضرات کے پاس موجود نہیں۔ لیکن یقین فرمایئے کہ مدینہ طیبہ کے مقبول اعمال کی ہر دعا میں ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء کو کبھی نہیں بھولا۔

حضرات شرکاء کرام! میرے لئے اپنی گوناگوں مصروفیات درس وتدریس کی ذمہ داری کے باعث عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت کے لئے ہمہ وقتی ڈیوٹی دینا مشکل امر ہے۔ لیکن آپ حضرات یقین فرمائیں کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام پروگراموں میں شرکت اور ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانا اپنے لئے ذخیرہ آخرت اور رحمت دوعالمﷺ کی شفاعت کا ذریعہ یقین کرتا ہوں۔

حضرات گرامی:! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء حضرات، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پالیسی اور طریق عمل جوان حضرات نے طے کیا۔ اس کی روشنی میں اپنے سفر کو جاری رکھنا ہم سب کے لئے سعادتوں کا باعث ہے۔ حضرات گرامی! عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جدوجہد کرنا عبادت اور عمل مقبول ہے۔ اس میں تساہل وسستی کا دخل نہیں ہونا چاہئے اور نیز یہ کہ تمام دینی جماعتوں کا احترام، تمام مسالک کے ساتھ رابطہ کے ذریعہ آپ اپنے کام کو آگے بڑھائیں۔

انشاء اللہ العزیز! کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ اخلاص وللّٰہیت توکل ورضا الٰہی اور خشیت باری تعالیٰ تمام اعمال کے لئے روح کا درجہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق بخشیں۔ میں غائبانہ آپ حضرات کی دارین کی کامیابیوں کے لئے دعاگو ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ آپ حضرات بھی اپنی دعاؤں میں مجھے بھی یاد رکھیں گے۔ حق تعالیٰ شانہ ہم سب کے حامی وناصر ہوں۔ آمین! بحرمة النبی الکریم!

مولانا فقیر اللہ اختر کے صاحبزادہ کی رحلت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر کے جواں سال صاحبزادہ حافظ محمد عبداللہ بصیرہ ضلع مظفر گڑھ میں ایک روڈ حادثہ میں موقع پر جاں بحق ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

حافظ محمد عبداللہ بمشکل بیس سال کے پیٹے میں ہوں گے۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ پچھلے سال اپنے گاؤں کی مسجد میں قرآن مجید تراویح میں سنایا۔ اب وہ ہائی سکول میں میٹرک کے درجہ میں پڑھ رہے تھے۔ یکم نومبر ۲۰۱۱ء کو موٹر سائیکل پر اپنے دو کلاس فیلو طالب علموں کے ساتھ جارہے تھے کہ سامنے سے کوسٹر نے ان کو ٹکر ماردی۔ موقعہ پر دوساتھی جاں کی بازی ہار گئے۔ تیسرا شدید زخمی ہوگیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر اپنے تبلیغی سفر پر سیالکوٹ میں تھے۔ رات ساڑھے دس بجے گھر پہنچے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری محمد صدیق توحیدی نے عالمی مجلس کی نمائندگی کی۔ نماز جنازہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے پڑھائی۔ نوعمر جواں سال صاحبزادہ کی حادثاتی موت مولانا فقیر اللہ اختر اور ان کے خاندان کے لئے عظیم سانحہ ہے۔ اللہ رب العزت اس عزیز کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا فقیر اللہ اختر کے اس صدمہ میں برابر کی شریک ہے۔ (دعاگو! فقیر اللہ وسایا)

ماہ محرم الحرام کے شرعی احکام!

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم!

(محرم الحرام کے سلسلہ میں حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ کا خطاب جو جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے طلباء کے سامنے فرمایا تھا، پیش خدمت ہے۔ادارہ!)

تمہید

سب سے پہلے تو میں آپ سب حضرات کو نئے سال کی مبارک باد دیتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہو چکا کہ آج جو دن گزرا ہے یہ ہمارے نئے سال کا پہلا دن تھا اور آج کی رات جو ہے یہ دوسری رات ہے۔ یہ بات تو میں نے آپ کے سامنے گزشتہ بیان میں واضح کی تھی کہ اسلام میں اپنی تاریخ کو سرور کائنات a کے سفر ہجرت سے شروع کیا گیا ہے۔

اس لئے ہمارا سن ہجری ہے۔ جب کہ عیسائیوں کا سن، سن میلادی ہے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے ابتداء کرتے ہیں۔ عیسوی سن جو ہے وہ میلادی سن ہے اور اسلامی سن جو ہے یہ ہجری سن ہے۔ ہجرت سے اس سال کو شروع کیا گیا اور اسلام کی تاریخ کی ابتداء کی گئی۔ اس پر تفصیلی گفتگو میں نے پچھلے بیان میں کی تھی کہ اصل میں مسلمانوں میں اس جذبہ کو باقی رکھنا مقصود ہے کہ حق کے لئے اگر جان دینی پڑے تو جان قربان کردے۔ اگر وطن قربان کرنا پڑے تو انسان وطن بھی قربان کردے۔ کنبہ قبیلہ قربان کرنا پڑے تو کنبہ قبیلہ بھی قربان کردے۔ کاروبار اور تجارت قربانی کرنی پڑے تو وہ بھی قربان کردے۔ اہل وعیال چھوڑنے پڑھیں تو وہ بھی چھوڑ دے۔ یہ سفر ہجرت اس بات کی علامت ہے کہ اسلام کا نشوونما جو ہوا تھا وہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں ہوا تھا اور یہ قربانی کا جذبہ مسلمانوں میں باقی رکھنا مقصود ہے۔

اس لئے آپ کو ہر وقت ہر مہینے ہر تاریخ کے ساتھ یہ یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ حضور a کے سفر ہجرت کی اور صحابہ کرام s کے سفر ہجرت کی تاکہ یہ قربانی کا جذبہ ہر مؤمن اور ہر مؤمن کے بچہ میں پرورش پائے اور نشوونما پائے۔

ماہ محرم اور اس کے احکام

یہ ہمارا پہلا مہینہ ہے۔ محرم اس کا نام ہے۔ اس مہینہ سے کچھ شرعی احکام کا تعلق بھی ہے اور کچھ اس مہینہ میں لوگوں نے بدعات ایجاد کرلیں۔ طالب علموں کے لئے ضروری ہے کہ ان دونوں باتوں کو سمجھ کے رکھیں۔

- ...... کہ اسلامی احکام اس مہینہ کے بارے میں کیا ہیں؟
- ...... اور لوگوں کی ایجاد کردہ بدعات کیا ہیں؟
- ...... کن کاموں سے ہمیں بچنا چاہیے؟
- ...... اور کون سے کام کرنے چاہئیں؟

ہمیں شریعت نے ہر معاملہ میں ہدایات دی ہیں۔ محرم کی جو دس تاریخ ہے۔ اس کے بارے میں حدیث شریف میں بعض باتیں ذکر کی گئی ہیں۔

دس محرم کے تاریخی واقعات

اس تاریخ کا امتیاز واقعہ کربلا سے نہیں ہے۔ واقعہ کربلا جو بہت اندوہناک واقعہ پیش آیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ وہ سرور کائنات a کی ہجرت کے ساٹھ سال بعد پیش آیا ہے۔ وہ ساٹھ ہجری کا واقعہ ہے۔ ساٹھ سال بعد پیش آیا ہے اور حضور a نے اپنی زندگی میں دس محرم کے متعلق کچھ اہمیت دلائی ہے۔

جس وقت آپ a مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے تو آپ a نے دس محرم کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ غالباً نشرالطیب میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے بھی اس کو نقل کیا ہے کہ اس تاریخ میں بہت اہم اہم واقعات پہلے پیش آئے ہیں۔ طوفان نوح کا اختتام اور ان کے مخالفین کا تباہ ہو جانا اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا جودی کے اوپر ٹھہر جانا یہ بھی بعض آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ بھی دس محرم کو نمایاں ہوا تھا۔

موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں جو فرعون تھا اور فرعون کے غرق ہونے کا واقعہ اور بنی اسرائیل کے نجات ہونے کا واقعہ یہ بھی اسی تاریخ میں پیش آیا تھا۔

دس محرم کا روزہ

اور یہود کے اندر اس واقعہ کا چرچا تھا اور اس واقعہ کی وجہ سے دس محرم کو یہود بھی عبادت کیا کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور سرور کائنات a نے بھی پہلے پہلے اس تاریخ کے روزہ کو فرض قرار دیا تھا۔ جب تک رمضان المبارک کی فرضیت نہیں آئی تھی تو دس محرم کا روزہ فرض تھا۔ آپ خود رکھتے تھے اور رکھنے کا حکم بھی دیتے تھے۔

(بخاری ج۱ص ۲۶۸، مسلم ج۱ص ۳۵۹)

اور یہ فرماتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے نجات اس تاریخ میں دی تھی اور فرعون کو غرق کیا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہمارا تعلق یہود کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام ایک دوسرے کے ساتھ بالکل بھائیوں والا معاملہ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں اور یہی اہل حق ہونے کی علامت ہوا کرتی ہے کہ اہل حق کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ تائید ہوتی ہے۔ تو گویا کہ شکر کے طور پر کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا تھا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی۔ بنی اسرائیل نے نجات پائی تھی تو شکر کے طور پر سرور کائنات a نے روزہ رکھا۔

دس کے ساتھ نو کا روزہ بھی رکھو

اس لئے وہ مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے کہ آخر وقت میں حضور a کے سامنے یہ مسئلہ بھی آیا۔ جب کہ آپ a شدت کے ساتھ یہود کی مشابہت سے روکتے تھے کہ دس محرم کا روزہ تو یہودی بھی رکھتے ہیں اور ہم بھی

رکھتے ہیں۔ یہ تو دونوں کی آپس میں موافقت ہے تو آپ a نے فرمایا کہ اگر میں اگلے سال زندہ رہا تو میں نو(۹) تاریخ کا روزہ ضرور رکھوں گا۔ (مشکوٰۃ ج۱ص ۱۷۸،ابن ماجہ ص۱۲۴)

لیکن اگلے محرم سے پہلے ہی آپ a کی وفات ہوگئی تو آپ a نے یہ خواہش تو کی تھی۔ لیکن اس پر عمل کا موقع نہیں آیا۔ جس کی بناء پر شارحین نے یہاں دونوں باتیں کہی ہیں کہ حضور a کا مقصد یہ تھا کہ دسویں کے ساتھ نویں کا ملا کر روزہ رکھوں گا۔ یہود ایک دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ ہم دو دن کا رکھیں گے۔ تاکہ ہمارے طریقہ میں اور ان کے طریقہ میں فرق آجائے تو نو تاریخ کا روزہ بھی اور دس تاریخ کا بھی مستحب ہے۔

اور بعض کا خیال یہ ہے کہ نہیں دس کی بجائے رکھنا ہی نو کا چاہئے۔ لیکن راجح قول یہی ہے کہ اکیلا دس کا نہ رکھو۔ بلکہ یا تو اس کے ساتھ نویں کو شامل کرو۔ بہتر یہ ہے۔ کیونکہ نویں کا ذکر صراحتاً حدیث میں آگیا اور اگر کوئی شخص نویں کا نہ رکھ سکے تو دسویں کے ساتھ گیارھویں کا رکھ لے۔ تاکہ ہمارا طریقہ یہود کے طریقہ کے خلاف آجائے۔ دس محرم کا روزہ پہلے فرض تھا۔ لیکن جب رمضان کی فرضیت آگئی تو دس محرم کے روزے کی فرضیت ختم کردی گئی۔ مستحب اب بھی ہے مستحب کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر روزہ رکھے گا تو ثواب، اور اگر نہیں رکھے گا تو گناہ نہیں ہے اور اگر رکھے گا تو حدیث شریف میں آتا ہے کہ یہ اتنا فضیلت والا روزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے سال بھر کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ ایک تو یہ حکم جس کا ذکر حدیث شریف کی کتابوں میں ملتا ہے۔

دس محرم کو اہل وعیال پر خرچ کی وسعت کرو

دوسری بات جس کا ذکر حدیث میں ملتا ہے۔ وہ ہے کہ یہ فضائل صدقہ میں روایت ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں بیہقی کی روایت ہے۔ رزین کی روایت ہے۔ دونوں کتابوں کے حوالے سے صاحب مشکوٰۃ نے نقل کیا ہے۔ سفیان ثوری b کا قول آتا ہے اور عبداللہ بن مسعود b سے روایت ہے۔ اسی کی تشریح میں آگے سفیان ثوری b کا قول ہے کہ عبداللہ بن مسعود b کہتے ہیں کہ حضور a نے فرمایا جو شخص عاشورہ میں یعنی دس محرم کو اپنے اہل وعیال پر خرچ کی وسعت کرے ان کو اچھا کھلائے پلائے۔ خرچ کی وسعت کرے۔ اللہ تعالیٰ سارا سال اس کی روزی میں برکت دیتے ہیں تو گویا کہ دس تاریخ کو اپنے اہل وعیال کو اچھا کھانا کھلانا اور ان کے اوپر خرچ کرنے کی ترغیب حدیث شریف میں آئی ہوئی ہے۔

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد سفیان ثوری b کہتے ہیں۔ ’’انا قد جربناه فوجدناه كذالك (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۰)‘‘ حضرت سفیان ثوری b کہتے ہیں کہ ہم نے یہ تجربہ کئی دفعہ کیا ہے۔ ہم نے اس کو ایسا ہی پایا کہ اگر عاشورہ میں اپنے اہل وعیال پر خرچ کی وسعت کی جائے تو سارا سال روزی میں برکت رہتی ہے۔ حدیث شریف میں یہ فضیلت موجود ہے۔

یہ دو باتیں ہیں جو ترغیب کے درجہ میں ہیں۔ جن کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ دس محرم کے دن اہل وعیال کو اچھا کھلاؤ، اللہ توفیق دے تو نو اور دس دونوں تاریخوں کا روزہ رکھو تو بہتر ہے اور اگر نو کا روزہ نہ رکھ سکو تو ساتھ گیارھویں کا بھی رکھ لو اور اگر ایک روزہ رکھو گے تو اس کے اندر فقہاء نے کراہت کا قول کیا ہے۔ ایک روزہ کو پسند نہیں کیا گیا۔

بدعت کی ایجاد شرک فی النبوت ہے

یہ دو باتیں ایسی ہیں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے اور یہ آپ کو ہر سال یاد دہانی کراتے ہیں۔ یہ سبق یاد رکھنا چاہئے کہ خرچ بھی کریں اور اللہ توفیق دے تو روزہ بھی رکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا دوسرا پہلو بھی ہے کہ اس مہینہ میں باقی دوسرے مہینہ کی بعض تاریخوں کی طرح جہالت کے طور پر لوگوں نے بعض رسمیں ایجاد کر لیں اور اس کو سمجھتے ہیں کہ یہ بھی شریعت کا طریقہ ہے اور شرعی حکم ہے اور اس پر پابندی سے عمل کرتے ہیں اور اگر کوئی عمل نہ کرے یا اس سے روکے تو اس کو برا کہتے ہیں اور اس کے ساتھ لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

حالانکہ شریعت کے خلاف اپنے طور پر کوئی مسئلہ بنا لینا یہ اللہ کے دین کے اندر ایک بغاوت کا پہلو رکھتا ہے کہ اللہ کی مرضیات کا بتانا یہ نبی کا کام ہوا کرا ہے۔ غیر نبی، نبی سے علم حاصل کئے بغیر اگر وہ کہے کہ اللہ کو فلاں چیز پسند ہے اور فلاں چیز پسند نہیں تو یہ درپردہ دعویٰ نبوت ہے۔ جیسے شرک فی التوحید ہے۔ یہ بدعت کی ایجاد۔ یہ شرک فی النبوت ہے۔ بدعت ایجاد کرنے والا نبوت میں شریک ہونا چاہتا ہے کہ اللہ کی مرضیات کا بیان کرنا نبی کا کام ہوتا ہے۔ یہ ہے جو وحی کے بغیر کہے کہ اللہ کو یہ بات پسند ہے اور یہ بات پسند نہیں ہے۔

اس لئے شرک و بدعت یہ دونوں لفظ بولے جاتے ہیں۔ توحید و سنت یہ دو لفظ بولے جاتے ہیں توحید کو اختیار کرو۔ شرک سے بچو۔ سنت کو اختیار کرو۔ بدعت سے بچو اور بدعت سے اس طرح ڈرو۔ جس طرح شرک سے ڈرتے ہو۔ بدعت اتنی بری چیز ہے۔ بدعت کا ارتکاب بہت بری چیز ہے۔ یہ شریعت کا مسئلہ سمجھ کے کریں گے تو یہ بدعت ہوگی اور اس پر کوئی ثواب نہیں ملتا۔

ایصال ثواب جب چاہو کرو

میں قائل ہوں میرے اساتذہ قائل تھے۔ پورے علماء دیوبند قائل ہیں کہ بدنی عبادت کا ثواب بھی ملتا ہے۔ مالی عبادت کا ثواب بھی ملتا ہے اور اپنے مرنے والوں کو پہنچایا جا سکتا ہے۔ ایصال ثواب کا کوئی انکار نہیں کرتا۔ لیکن اپنی طرف سے طریقے ایجاد کر لینا یا اپنی طرف سے تاریخوں کا تعین کر لینا یہ شریعت میں جائز نہیں ہے۔ کوئی فضیلت نہیں محرم کے بارے میں کہ محرم میں ایصال ثواب کرنا چاہئے۔ آگے پیچھے کوئی نہیں یہ مسئلہ اپنی طرف سے بنایا ہوا ہے۔ یہ شریعت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

- ...... صحابہ کرام s کو ایصال ثواب کرو۔
- ...... اہل بیت s کو ایصال ثواب کرو۔
- ...... شہداء احد s کو ایصال ثواب کرو۔
- ...... شہداء بدر s کو ایصال ثواب کرو۔
- ...... سرور کائنات a کے ساتھ غزوات میں شریک ہونے والے تمام شہداء کے لئے کرو۔
- ...... شہداء کربلا s کے لئے بھی کرو۔

- ...... جب چاہو کرو۔
- ...... جس تاریخ کو چاہو کرو۔

سب جائز ہے۔ انسان کے لئے باعث سعادت ہے۔ لیکن نہ اس کے لئے کوئی مہینہ متعین، نہ اس کے لئے کوئی تاریخ متعین، نہ اس کے لئے کوئی وقت متعین ہے۔ یہ ایصال ثواب کے بارے میں اس میں بہت زیادہ گڑبڑ ہوتی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اہل بیت کو ایصال ثواب بھی انہی تاریخوں میں کرنا چاہئے اور اس قسم کے جتنے کام ہیں وہ سارے کے سارے شریعت کے خلاف ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں ہیں۔

قبرستان جانا جائز ہے لیکن؟

اور ایسے ہی قبروں کو لیپنے اور سنوارنے والی بدعت ہے۔ یہ بھی ان دنوں میں بہت کرتے ہیں۔ سال بھر تو خبر نہیں لیتے۔ جب کہ سرور کائنات a سے ترغیب ہے کہ قبروں کی زیارت کو جایا کرو۔ وہاں جاؤ، قبر کی مٹی بکھر گئی ہو تو اس کو درست کرنا بھی ٹھیک ہے۔ اس کو لیپنا بھی ٹھیک ہے۔ اس کو سنوارنا بھی ٹھیک ہے۔ قبر کے نشان کا باقی رکھنا یہ مطلوب ہے۔ والدین کی قبر پر جاؤ۔ ہفتہ میں ایک دفعہ جاؤ۔ مہینہ میں جاؤ۔ وہاں عبرت حاصل کرو کہ آج جس طرح ہم دندناتے پھرتے ہیں کل یہ بھی اس طرح تھے اور موت نے آ کے ایسے دبایا کہ نام ونشان نہ رہا۔ کل کو ہم بھی یہیں جانے والے ہیں اور یہ ساری دنیا چھوٹ جائے گی اور وہاں کام آنے ہیں تو نیک اعمال کام آنے ہیں۔ تو وہاں اس قسم کا تدبر کر کے تفکر کر کے عبرت حاصل کرو۔ تاکہ دنیا کی محبت ختم ہو اور آخرت کی رغبت ہو۔ قبرستان میں اس لئے جانا ہے۔

قبر کی زیارت کے لئے اس لئے جانا ہے کہ اپنی قبر کو یاد کرو۔ موت کو یاد کرو تو دنیا کی محبت سے بچو گے۔ معصیت چھوٹے گی اور نیکی کی ترغیب ہوگی۔ زیارت قبور بالکل جائز ہے۔ لیکن ان قبور کے اوپر جا کے پھول چڑھانا، اگربتیاں جلانا اور پھر خاص طور پر ان تاریخوں میں اور ان کو جا کے لیپنا، سنوارنا یہ کوئی شریعت کا مسئلہ نہیں ہے۔ سال کی سب تاریخیں اس بارے میں برابر ہیں۔

اب چونکہ یہ ایک طریقہ جاری ہوگیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کو چھوڑا جائے۔ آپ حضرات کا فرض ہے کہ اس بات کو سمجھو اور اپنے والدین کو، بہن، بھائیوں کو سمجھانے کی کوشش کرو کہ سارا سال جاؤ قبرستان میں۔ لیکن ان دنوں میں یہ حرکتیں کرنا یہ اچھی نہیں ہیں۔ کیونکہ جاہل لوگوں نے جو یہ طریقے ایجاد کر لئے ہیں یہ شریعت کے خلاف ہیں۔ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ہم حسینی ہیں یزیدی نہیں

باقی جہاں تک ہے حضرت حسین b کی شہادت کا قصہ ہے۔ عقیدہ اپنا یاد رکھنا حسین b ویزید کا مقابلہ جس وقت بھی ہو ہم حسینی ہیں۔ ہم یزیدی نہیں ہیں۔ یہ فقرہ یاد رکھو۔ ہماری محبت، ہماری عقیدت ساری کی ساری حضرت حسین b اور اہل بیت کے ساتھ ہے۔ ہم اس اختلاف میں یزید کو حضرت حسین b کے مقابلہ میں کسی

صورت میں ترجیح دینے والے نہیں اور اس یزید کی حمایت کرنے والے نہیں ہیں۔ آپس میں جب ان کا مقابلہ ہو تو حسین b اور یزید کی آپس میں کوئی نسبت نہیں۔

حسین b صحابی ہیں، یزید صحابی نہیں ہے اور آپ کا یہ عقیدہ ہے۔ آپ کے اکابر کا عقیدہ ہے کہ پوری دنیا کے ولی اکٹھے ہو جائیں، قطب غوث اکٹھے کر لئے جائیں، کبھی بھی وہ صحابیت کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے۔ صحابیت والی فضیلت اتنی بڑی فضیلت ہے۔ حضرت حسین b صحابی ہیں، یزید صحابی نہیں۔

حضرت حسین b سرور کائنات a کی گود میں کھیلے ہیں۔ شاید حضرت حسین b کے وجود کا کوئی حصہ ایسا نہ ہو جو سرور کائنات a کے بدن سے مس نہ ہوا ہو اور آپ a نے کندھوں پہ اٹھایا۔ گود میں بٹھایا۔ اس طرح سے محبت اور پیار کیا۔ اپنی محبت کا اظہار کیا۔ محبت کرنے کی ترغیب دی۔ دعا کی کہ یا اللہ جو حسین b سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۵۶۹) اس لئے حسین b ہمارے محبوب ہیں۔

حب اہل بیت کا خاتمہ بالخیر میں بڑا دخل ہے

ہم حسین b سے محبت کرتے ہیں اور تمام اہل بیت کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ مجدد الف ثانی c کے لکھنے کے مطابق کہ ہمارا یہ تجربہ ہے کہ حب اہل بیت کو خاتمہ بالخیر میں بڑا دخل ہے۔

- ...... اور جو لوگ اہل بیت کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں۔
- ...... یا اپنے دلوں کے اندر کوئی کدورت رکھتے ہیں۔
- ...... یا ان کے ساتھ کسی قسم کے مخالفانہ جذبات رکھتے ہیں۔
- ...... ایسے لوگوں کے سوء خاتمہ کا ڈر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین!

ہم کسی شہید کا دن نہیں مناتے

ہم حب اہل بیت والے ہیں۔ ہم حسینی ہیں۔ لیکن ان باتوں کا تذکرہ سرور کائنات a کے زمانہ سے لے کر حضرت حسین b تک سینکڑوں نہیں، ہزاروں صحابہ کرام s شہید ہوئے ہیں اور بڑے بڑے عظیم المرتبت، بڑے بڑے ذی قدر آپ نے پڑھ لیا شہداء میں سے افضل شہداء بدر والے ہیں اور احد میں تو حضرت حمزہ b کی شہادت ایسی ہے کہ جس کو حضور a آخر وقت تک نہ بھلا سکے اور نہ بھلانے کی چیز تھی۔

چچا تھے اور کتنے مظلومانہ انداز میں شہید ہوئے کہ جو حضرت حمزہ b کا قاتل تھا۔ وحشی بن حرب b جب مکہ فتح ہوا تو وہ آپ a کے سامنے آیا ہے اور آگے اس نے کلمہ پڑھا تو آپ a نے فرمایا کلمہ تو ٹھیک ہے۔ ایمان تو قبول ہو گیا۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ تو میرے سامنے نہ آیا کر اس لئے کہ جب وہ سامنے آتا تھا تو حضور a کو چچا کی شہادت یاد آتی تھی اور دکھ ہوتا تھا۔ سید الشہداء کا لقب حضرت حمزہ b کو دیا۔ لیکن پوری سیرت اٹھا کے دیکھ لیجئے نہ کبھی اہل بدر اور نہ کبھی اہل احد اور نہ دیگر غزوات میں شہید ہونے والوں کے تذکرے، دن منانا، ایصال ثواب کا کوئی اہتمام کرنا پوری سیرت کے اندر اس کا کوئی نمونہ موجود نہیں ہے۔ جس طرح باقی شہداء کے ساتھ ہم کرتے ہیں کہ پورا

سال ان کے ساتھ محبت عقیدت کے باوجود کسی خاص دن میں ان کی تعیین کر کے ہم انہیں ایصال نہیں کرتے۔

اسی طرح ہم شہداء کربلا s کے متعلق بھی نہ کسی تاریخ کے قائل ہیں نہ کسی مہینہ کے قائل ہیں، ہمیشہ جب ہم اللہ تعالیٰ کے رسول پر درود پڑھتے ہیں تو آل رسول کا تذکرہ اس درود میں لازماً آتا ہے اور آل رسول کے اندر یہ سارے داخل ہیں۔ شہداء کربلا s بھی داخل ہیں اور حضرت فاطمہ t کی ساری اولاد بھی داخل ہے۔ تو جو ایک آدمی مسلمان، پڑھتا ہو وہ درود شریف اور اس میں وہ آل کا تذکرہ نہ کرے تو وہ درود کبھی مکمل نہیں ہوتا اور میرا خیال ہے کہ کوئی کلمہ گو ایسا نہیں جو درود شریف پڑھتے ہوئے آل رسول پر درود نہ پڑھتا ہو۔ لازماً پڑھتے ہیں۔ اس لئے ہم سب محبین اہل بیت میں سے ہیں۔ کبھی بھی کسی پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر آپ کے دل میں شہداء بدر کے خلاف کوئی کسی قسم کا جذبہ نہ آئے۔

دشمن کے پروپیگنڈے سے بچو

لیکن ان تاریخوں میں خصوصیت کے ساتھ تذکرہ کرنا یہ ہمارا طریقہ نہیں ہے۔ لیکن ہمارے اندر چونکہ ایک خاص طبقہ نے اپنے لئے ان تاریخوں کو بہت خاص کیا ہوا ہے۔ مجلسیں ہوتی ہیں، جلسے ہوتے ہیں، تقریریں ہوتی ہیں، ان میں کچھ باتیں اچھی ہوتی ہیں اور کچھ باتیں ٹھیک نہیں ہوتیں۔ تو آپ حضرات کو میں یہ تاکید کرنا چاہتا ہوں کہ کبھی بھی کسی ایسی مجلس کے قریب بھی نہیں جانا۔ بلکہ اس محلّہ اور گلی میں سے بھی نہ گزرنا جہاں اس قسم کی کوئی بات ہوتی ہو۔ امن سے رہنا ہے۔ اتفاق سے رہنا ہے۔ اپنے ماحول میں رہنا ہے۔ باہر نہیں جانا، خاص طور پر ان مجالس میں اور جہاں یہ لوگ اپنی کاروائی کرتے ہوں۔ ان کے قریب سے بھی نہیں گزرنا۔ خدا نہ کرے آج کل جس قسم کی تخریب کاری کی لہر آرہی ہے۔ یہ شرارتی لوگ شرارت برپا کر کے امن کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ نادانی کے ساتھ نہیں، جان بوجھ کے امن کو برباد کر رہے ہیں۔ تاکہ کشمیر کی طرف سے توجہ ہٹ جائے تاکہ افغانستان کی طرف سے توجہ ہٹ جائے۔ یہ باہر کے ملک، باہر کی ایجنسیاں اس طرح تمہیں لڑا کر اس طرف سے توجہ ہٹانا چاہتے ہیں۔ شرارتیں وہ کرتے ہیں۔

لیکن اپنے پروپیگنڈے کے ساتھ لگا دیتے ہیں۔ آپ لوگوں کے نام، اس لئے بہت ضروری ہے کہ آپ محتاط رہیں۔ اپنے کام میں لگے رہیں اور ان کے قریب بھی نہ جائیں۔ تاکہ آپ پر کوئی کسی قسم کا ایسا شبہ نہ ہو سکے کہ یہ کوئی شرارت کرنا چاہتے ہیں۔ شرارت کوئی کرتا ہے اور گلے آپ لوگوں کے پڑ جاتی ہے۔ اس لئے آپ کو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ یہ دس بارہ دن جو ہیں یہ نہایت احتیاط کے ساتھ بہت ہوشیاری کے ساتھ آپ نے اپنے ماحول میں گزارنے ہیں۔ اس کی تاکید میں خصوصیت کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمال صالحہ کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

سوال...... محرم میں شادی کرنا کیسا ہے؟

جواب...... شادی کے اعتبار سے کسی مہینہ میں، کسی دن میں کوئی فرق نہیں۔

- ...... رمضان شریف میں کریں۔
- ...... عید کے دن کریں۔

- محرم میں کریں۔
- دس محرم کو کریں۔
- نو محرم کو کریں۔

جس وقت آپ خالی الذہن ہوں سب کچھ جائز ہے۔ لیکن چونکہ اہل بیت کے متعلق دو ذہن پیدا ہوئے۔

ایک ذہن خارجیوں کا ہے جو اہل بیت کی شکست پہ خوشی مناتے ہیں۔

دوسرا گروہ رافضیوں کا ہے جو اہل بیت کی شہادت پر بہت دکھ کا غم کا اور ماتم کا اظہار کرتا ہے۔

اور ہمارا کام ہے ہم اہل سنت والجماعت دونوں باتوں کی رعایت رکھا کرتے ہیں۔

دیکھئے! خارجیوں میں سے بعض خارجی ایسے ہیں جو حضرت علی b کے متعلق بدزبانی کرتے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہیں جو حضرت علی b کی شان کو ضرورت سے زیادہ بڑھاتے ہیں۔ ہم نہ بڑھانے والوں میں ہیں نہ گھٹانے والوں میں ہیں۔ ہم حضرت علی b کے متعلق وہی صحیح عقیدہ رکھتے ہیں جو قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے نہ ہمارا تعلق خارجیوں سے، نہ ہمارا تعلق رافضیوں سے، ہم اہل سنت والجماعت درمیان میں معتدل قسم کے لوگ ہیں۔ بالکل یہ حال ہے کہ ہم نے کوئی ایسا کام بھی نہیں کرنا کہ جس سے ہماری مشابہت ماتمیوں کے ساتھ ہو جائے اور ہم نے ایسا کام بھی نہیں کرنا کہ جس سے ہمارے مشابہت خارجیوں کے ساتھ ہو جائے۔

میری اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو! اس لئے میں سختی سے منع کرتا ہوں کہ ان دنوں میں کالے کپڑے نہیں پہننے، اور ان دنوں میں کوئی غم والی کیفیت بھی نہیں بنانی، ہم اس کی مشابہت سے بھی بچیں گے اور ایسا کام بھی نہیں کرنا جس سے ہماری مشابہت ان لوگوں کے ساتھ ہو جائے جو اہل بیت کی تکالیف پر خوش ہوتے ہیں یا ان کی شکست کے اوپر وہ خوشیاں مناتے ہیں۔ ایسا بھی نہیں کرنا۔ اس لئے اہل سنت والجماعت کے صحیح جذبات کا تقاضہ یہ ہے کہ ان تاریخوں میں خصوصیت سے نو دس تاریخ میں شادی نہ کی جائے۔ یہ اس مصلحت کے طور پر ہے۔ تاکہ ہماری مشابہت ان لوگوں کے ساتھ نہ ہو جائے جو اہل بیت کی تکالیف پر خوشی مناتے ہیں۔

اس لئے اس مشابہت سے بچنے کے لئے کہہ رہا ہوں کہ اس دن میں آپ نے کوئی ایسا سوگ نہ منائیں جس کے ساتھ آپ کی مشابہت اس طبقہ کے ساتھ ہو جائے اور نہ کوئی ایسی خوشی منائیں جس کی بناء پر آپ کی مشابہت دوسرے طبقہ سے ہو جائے۔

اہل سنت والجماعت کے مسلک کے مطابق خوشی اور غم ان دونوں سے بچتے ہوئے ایسے وقت گزاریں جیسے عام وقت گزارا جاتا ہے۔ اس لئے یہ مصلحت نہیں ہے کہ ان دنوں میں شادی کی جائے۔ ورنہ جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے، شادی جائز ہے۔ نکاح ہو جاتا ہے۔ نہ شادی ممنوع ہے نہ حرام ہے اور نہ نکاح میں کوئی خلل ہوتا ہے۔ سب ٹھیک ہے۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ تشبہ لازم آئے گا۔ ان لوگوں کے ساتھ جو اہل بیت کے مصائب پر خوش ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ مصلحت نہیں ہے۔ ورنہ شرعاً کوئی ناجائز نہیں ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

اولیات وفضائل سیدنا فاروق اعظمؓ!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی!

فاروق اعظمؓ وہ عظیم المرتبت شخصیت ہیں جنہیں رسول اللہﷺ نے اللہ پاک سے مانگ کرلیا۔ بقول امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تمام صحابہ کرام مرید مصطفیٰ ہیں۔ جبکہ حضرت فاروق اعظمؓ مراد مصطفیٰ ہیں۔ سیدنا فاروق اعظمؓ کی چند اولیات وفضائل پیش خدمت ہیں:

علی الاعلان خانہ کعبہ میں نماز وعبادت کا آغاز آپ نے کیا۔ علی الاعلان ہجرت سب سے پہلے آپ نے کی۔ بیت المقدس آپ کے بابرکت دور میں فتح ہوا۔ ایران کی فتوحات کا آغاز آپ کے دور میں ہوا۔ آپ کی رائے گرامی کے مطابق قرآن پاک کی بائیس آیات نازل ہوئیں۔ آپ کی قلبی خواہش پر اذان کی دولت ملی۔

آپ کے درے سے کفر لرزہ براندام ہوجاتا تھا۔ جس راستہ پر فاروق اعظمؓ چلتے اس راستہ پر شیطان نہیں چلتا تھا۔ جس کی زبان پر حق بولتا تھا۔ جن کی نیکیوں کا مقابلہ آسمان کے ستارے نہیں کرسکتے۔ جس کی رعایا رات کو سوتی تھی۔ جو رات کو گلی کوچوں میں پہرہ دے کر رعایا کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کرتا تھا۔ جس نے آقا ومولا اور غلام میں فرق مٹایا۔ جس کے کپڑوں پر کئی کئی پیوند لگے ہوتے تھے۔

جن کا تذکرہ تورات، زبور، انجیل سمیت پہلی کتابوں اور صحیفوں میں آیا۔ جس نے ایک ہزار چھتیس شہر فتح کئے۔ جس نے بائیس لاکھ پچاس ہزار مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا۔ جن کے دور خلافت میں چار ہزار مساجد اور نو سو جامع مساجد قائم ہوئیں۔

جن کے دور خلافت میں بیس رکعات تراویح پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہوا۔ جن کے دور اقتدار میں بکریاں اور شیر ایک گھاٹ سے پانی پیتے۔ جن کے دور خلافت میں سن ہجری کا نفاذ ہوا۔ جس نے محکمہ ڈاک قائم کیا۔

جنہوں نے زرعی اصلاحات نافذ کیں۔ جن کے دور خلافت میں تمام فیصلے سیدنا علی المرتضیٰؓ کے مشورے سے ہوتے۔ جن کے دور خلافت میں مجاہدین اور فوج کا باقاعدہ محکمہ قائم ہوا اور فوجیوں کے لئے وظائف مقرر ہوئے۔

جنہوں نے حسنین کریمینؓ کے وظیفے اپنے بیٹے کے وظیفہ سے زیادہ رکھے۔ جو غریبوں، مسکینوں، بیواؤں اور یتیموں کے لئے اپنے کندھے پر خوراک اور غلہ اٹھا کر پہنچاتا رہا۔ جس کو رحمت دو عالمﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جلالی جمال کا عکس قرار دیا۔ جنہوں نے مکہ، مدینہ اور دوسرے علاقوں میں فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔

جنہوں نے لوگوں کی عزت وآبرو اور مال ودولت کے تحفظ کے لئے پولیس کا محکمہ قائم کیا۔ جن کے متعلق فرمایا گیا کہ ان کی جدائی پر قیامت تک اللہ کا اسلام روتا رہے گا۔ جن کی بیٹی رسول اللہﷺ کی اہلیہ اور مسلمانوں کی ماں بنی۔ جن کے اسلام لانے پر سب سے پہلی بار اجتماعی صدا ''نعرۂ تکبیر'' کی بلند ہوئی۔

خطبہ استقبالیہ!

جناب ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب

صدر جمعیت علمائے پاکستان، سربراہ تحریک ناموس رسالت

پچھلے دنوں جناب ممتاز قادری صاحب کو عدالت نے سزا سنائی۔ اس کے ردعمل میں مختلف اداروں، جماعتوں وشخصیات نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تحریک ناموس رسالت کے سربراہ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب نے تحریک ناموس رسالت میں شامل تمام جماعتوں کا ہنگامی اجلاس ۵/اکتوبر ۲۰۱۱ء لاہور پارک پلازہ میں طلب کیا۔ جس میں دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہلحدیث مسالک کی مذہبی وسیاسی جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر صاحب نے جو خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ وہ قارئین لولاک کی آگاہی کے لئے حاضر خدمت ہے۔ (ادارہ)

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم ۰ امابعد! فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم!

معزز عمائدین اور قائدین کرام! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ ''تحریک ناموس رسالت'' کی دعوت پر اس اہم اجلاس میں تشریف لائے۔ آپ حضرات بخوبی آگاہ ہیں کہ موجودہ حکمرانوں نے تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کا مکمل پروگرام بنایا تھا اور تحریک ناموس رسالت کے پلیٹ فارم سے ہم نے اور آپ نے مل کر بھرپور تحریک چلائی۔ الحمدللہ! وہ کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور حکمرانوں کو اعلان کرنا پڑا کہ اس قانون میں کوئی ترمیم نہیں کی جائے گی۔

اب پھر تحفظ ناموس رسالت کا مسئلہ درپیش ہے۔ اک عاشق رسول ممتاز قادری کو سزائے موت سنادی گئی ہے۔ ایسے ہی ایک عاشق رسول غازی علم الدین شہیدؒ جن کی رہائی کے لئے خود بانی پاکستان قائداعظم محمد علیؒ جناح اور مصور پاکستان علامہ اقبالؒ نے سرتوڑ جدوجہد کی تھی۔ ان کو بھی موت کی سزا سنائی گئی تھی۔ لیکن اس وقت انگریزوں کی حکومت تھی۔ آج جبکہ یہ اسلامی مملکت ہے اور اس میں مسلمان حکمران ہیں اور عدالتوں میں بھی مسلمان منصفین بیٹھے ہوئے ہیں اور پاکستان کے دستور میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ پاکستان میں کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں ہوگا۔

ایسی صورت حال میں ایک عاشق رسول کو یہ سزا دینا دستور اسلامی کے بھی خلاف ہے اور قرآن وسنت

کے بھی صریح منافی۔ کیونکہ قرآن وسنت میں واضح طور پر موجود ہے کہ گستاخ رسول کو قتل کرنے والے سے کوئی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ جب حضرت عمر فاروقؓ نے آنحضرت ﷺ کا فیصلہ نہ ماننے والے ایک گستاخ رسول کا سر قلم کیا اور اس کے ورثا نے اس سے قصاص کا مطالبہ کیا تو حضور ﷺ نے مقتول کا خون رائیگاں ہونے کا فیصلہ سنایا اور حضور ﷺ کے اس فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے رب کائنات نے قرآن کریم میں یہ آیت نازل فرمائی:

’’فلاوربك لایؤمنون حتیٰ یحکموك فیما شجر بینهم ثم لایجدوا فی انفسهم حرجاً مماقضیت ویسلموا تسلیما‘‘ ترجمہ:...... ’’تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔ پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔‘‘

جبکہ دوسرے مقام پر حضور ﷺ کی گستاخی کر کے حضور ﷺ کو ایذا پہنچانے والوں کے لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ:

’’ان الذین یؤذون اللّٰه ورسوله لعنهم اللّٰه فی الدنیا والاخرة‘‘ ترجمہ:...... ’’بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو، ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں۔‘‘

دنیا میں ان گستاخوں پر رب کی لعنت اس طرح ہوگی اور اس کا انجام کیا ہوگا۔

اس کو دوسری آیت میں واضح کرتے ہوئے یوں فرمایا گیا کہ:

’’ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا‘‘ ترجمہ:...... ’’پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کئے جائیں۔‘‘

اس کے علاوہ یہ بھی حدیث مبارکہ میں موجود ہے کہ ایک صحابی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری لونڈی آپ ﷺ کی توہین اور گستاخی کرتی تھی۔ میں نے اس کو قتل کر دیا۔ اس لونڈی کے لئے بھی آپ ﷺ کا یہی فیصلہ تھا کہ اس کا خون رائیگاں گیا۔ اس کا قصاص نہیں۔

گستاخی رسول تو اتنا بدترین جرم ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن سب کو معاف فرمادیا۔ لیکن گستاخوں کے لئے اعلان فرمایا کہ اگر وہ خانہ کعبہ کے پردوں سے بھی چمٹ جائیں تو وہ وہاں بھی ان کو پکڑ کر قتل کر دینا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے ایسا ہی کیا اور گستاخوں کو خانہ کعبہ کے پردوں میں بھی پناہ نہ ملی۔

لیکن افسوس! ہمارے حکمران ان احکامات اسلامی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک گستاخ رسول کو کیفر کردار تک پہنچانے والے عاشق رسول ممتاز قادری کو موت کی سزائیں سنارہے ہیں۔ جبکہ سزا سنانے والے جج نے سزا سناتے وقت ممتاز قادری کو مخاطب کر کے خود کہا کہ: ’’آپ نے جو کام کیا ہے وہ اسلامی روح سے ٹھیک ہے۔ لیکن ملک کے قانون کے لحاظ سے آپ کو موت کی سزادی جاتی ہے۔‘‘

میں پوچھتا ہوں کہ اسلامی ممالک میں جہاں اس کے دستور میں لکھا ہوا ہے کہ کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں ہوگا اور یہ اقرار کرتے ہوئے کہ ممتاز قادری کا عمل اسلام کے مطابق تھا۔ اس کو اسلام کے قانون کے

خلاف سزا دینا، کیا قانون اسلام کے سپریم لاء ہونے کا انکار نہیں؟۔ کیا یہ فیصلہ پاکستان کے دستور اور آئین سے متصادم نہیں؟ اور کیا یہ قرآن کریم کی اس آیت کے تحت نہیں آتا کہ:

''ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاؤلئك هم الظالمون'' ترجمہ:...... ''اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ ظالم ہیں۔''

قائدین محترم! امریکی جاسوس ریمنڈ ڈیوس جس نے سرعام بے گناہ پاکستانیوں کو قتل کیا۔ اس کی رہائی کے لئے ہمارے حکمرانوں نے ترغیب وترھیب کے تمام ہتھکنڈے استعمال کر کے اس کو بڑی عزت اور تکریم سے بری کر دیا۔ جبکہ ممتاز قادری جس نے عشق مصطفیٰ ﷺ میں ڈوب کر یہ کام کیا اس کا کیس بالکل جدا نوعیت کا ہے اور جس کے کیس میں اس کو ریلیف دینے کے لئے سینکڑوں پہلو نکلتے ہیں۔ ان سب کو نظر انداز کر کے اس کو موت کی سزا سنا کر یہود ونصاریٰ کو کیا خوش کرنے کی کوشش نہیں کی گئی؟۔

خود یہود ونصاریٰ نے قائداعظمؒ کے دور میں ایک عاشق رسول غازی علم الدین شہیدؒ کو ایک بار موت کی سزا سنائی تھی۔ جبکہ ان مسلمان حکمرانوں نے ایک عاشق رسول کو دوبار سزائے موت سنا کر کیا یہود ونصاریٰ کی غلامی کا حق ادا کرنے کی بدترین کوشش نہیں کی؟۔

قائدین محترم! پاکستان میں تیس ہزار عوام الناس اور پانچ ہزار فوجی جوانوں کی قربانیاں دینے اور اربوں روپے تباہ کرنے کے بعد جب ہمارے وزیراعظم نے امریکہ کے ڈومور مطالبے پر نومور کہا اور اس کی دھمکیوں سے تنگ آکر جب اے پی سی طلب کی جس میں ہم نے جمعیت علمائے پاکستان کا مؤقف پیش کرتے ہوئے واضح طور پر ان سے کہا تھا کہ پاکستان کے تمام مسائل کا واحد حل یہ ہے کہ حکمران امریکی غلامی سے نکل آئیں۔

ان حالات سے اور حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں کے بیانات سے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ شاید اب ہمارے حکمرانوں کو بھی احساس ہو گیا ہے کہ ہمیں امریکی غلامی سے سوائے نقصان کے کچھ نہیں ملا اور اب یہ شاید اس سے باہر آجائیں۔ لیکن ممتاز قادری کے اس فیصلے سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے حکمران اس پرانی روش پر برقرار ہیں اور امریکی طوق اپنے گلے سے اتارنے کے لئے تیار نہیں۔ ایک عاشق رسول کو سزا سنا کر اور ایک گستاخ رسول آسیہ مسیح کی رہائی کے لئے بے چین ہمارے حکمران ایک عاشق رسول کی رہائی کے لئے کوئی اقدام نہ کر کے امریکہ اور یہود ونصاریٰ کو خوش رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ یہ سن لیں کہ وہ ایک عاشق رسول کو سزا سنا کر وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ناراض کر رہے ہیں اور اس کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں اور جس کو خوش کرنا چاہتے ہیں وہ بھی ان سے خوش نہیں ہوں گے۔ جس طرح وہ تیس ہزار لوگوں کو مروانے کے بعد آج بھی ان سے خوش نہیں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد موجود ہے:

''ولن ترضیٰ عنك الیهود ولاالنصریٰ حتیٰ تتبع ملتهم'' ترجمہ:...... ''اور ہرگز تم سے یہود ونصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو۔''

قائدین محترم! عاشق رسول ممتاز قادری کا چہرہ یہ سزا سن کر خوشی سے دمکنے لگا۔ اس نے اپنے والد کو

مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ آپ بھی مجھے مبارک باد دیجئے۔ مجھے شہادت کی موت نصیب ہو رہی ہے۔ اس نے عشق مصطفی ﷺ میں ڈوب کر کہا کہ میں تو اس دن کا انتظار کر رہا تھا۔ دعا کریں کہ حضور ﷺ مجھے اپنی غلامی میں قبول کر لیں۔

قائدین محترم! اس کو تو حضور ﷺ نے اپنی غلامی میں قبول کر لیا۔ وہ تو رب کی بارگاہ میں سرخرو ہوگیا اور اپنے آقا ﷺ کے قدموں میں جانے کے لئے اور شہادت کی موت کو گلے لگانے کے لئے بے چین ہے۔ اسی لئے وہ اپیل بھی نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن ہمارے عشق ومحبت کا امتحان شروع ہوگیا ہے۔ اس عاشق رسول کو بچانے کے لئے اور اس کی سزا کو ختم کرانے کے لئے اب ہم کیا اقدامات کرتے ہیں اور اپنے آقا کو ہم کس طرح راضی کرتے ہیں۔

آج آپ سب قائدین کو اس لئے تکلیف دی گئی ہے کہ اس سزا کے اعلان پر ہر عاشق رسول پریشان ہے اور ایک انفرادی طور پر ہڑتالیں، جلسے، جلوس کر کے اپنے جذبات کا اظہار کر رہا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ قائدین سب مل کر قوم کو کوئی متفقہ لائحہ عمل دیں اور اپنا دینی فرض ادا کر کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حضور سرخرو ہوں۔ ایک بار میں آپ کی آمد کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

نوٹ: مورخہ ۴؍اکتوبر کی اس اے۔ پی۔ سی میں ایک اسٹیرنگ کمیٹی قائم کی گئی۔ جس نے ممتاز قادری کی سزا کے خلاف لائحہ عمل طے کرنا تھا۔ چنانچہ اس کا اجلاس منعقد ہوا۔ ذیل میں اس کی رپورٹ ملاحظہ ہو۔

اجلاس اسٹیرنگ کمیٹی ...... تحریک ناموس رسالت

۱۲؍اکتوبر ۲۰۱۱ء ۸؍بجے رات منصورہ

شرکاء: صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر مجددی صاحب، لیاقت بلوچ صاحب، مولانا امیر حمزہ صاحب، مولانا عبدالمالک صاحب، مولانا امجد خان صاحب، قاری محمد یعقوب شیخ صاحب، ظہیرالدین بابر صاحب، مرزا محمد ایوب بیگ صاحب، مولانا اللہ وسایا صاحب، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ صاحب، محمد حسین محنتی صاحب، حافظ ساجد انور۔

✿...... محترم لیاقت بلوچ صاحب نے شرکاء اجلاس کو خوش آمدید کہا اور ممتاز حسین قادری کے کیس کے حوالہ سے شرکاء کو بریف کیا۔ تحریک ناموس رسالتؐ کے کنوینر صاحبزادہ ابوالخیر زبیر صاحب نے اسٹیرنگ کمیٹی کے ارکان کو حالات سے آگاہ کیا اور ہدایات دیں۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ ممتاز حسین قادری کا مقدمہ جسٹس (ر) خواجہ محمد شریف صاحب اور جسٹس (ر) نذیر غازی صاحب لڑیں گے۔ ان کے ساتھ وکلاء کا اچھا پینل بن گیا ہے۔ وکلاء سے کوآرڈینیشن اور بھرپور تعاون ہماری ضرورت ہے۔

✿...... آئندہ کے اقدامات کے حوالہ سے حسب ذیل امور مجموعی ڈسکشن کے نتیجے میں طے کئے گئے۔

ا...... کیس کی سماعت کے دن عدالت کے باہر عوام کی بھرپور شرکت اور ممتاز قادری سے اظہار ہمدردی کا اہتمام تحریک ناموس رسالت کی شامل جماعتیں کریں گی۔ اس کے لئے اسلام آباد اور راولپنڈی کے افراد پر مشتمل درج ذیل کمیٹی بنائی گئی جو مزید مشاورت اور اقدامات کرے گی۔

جماعت اسلامی: میاں محمد اسلم صاحب، سجاد عباسی صاحب، زبیر خان صاحب۔

JUP: حامد رضا بھٹی صاحب۔

JUI(S): مولانا عبدالخالق ہزاروی صاحب، مولانا رمضان علوی صاحب۔

JUI(F): مولانا عتیق الرحمان صاحب، مولانا تاج محمد صاحب، مولانا عبدالمجید ہزاروی صاحب۔

مجلس تحفظ ختم نبوت: مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا عبدالرؤف صاحب۔

جمعیت اتحاد العلماء: مولانا عبدالجلیل نقشبندی صاحب۔

جماعۃ الدعوۃ: منظور جمال صاحب، مولانا شفیق الرحمان صاحب، راشد عباسی صاحب۔

تنظیم اسلامی: راجہ اصغر صاحب

جمعیت اہل حدیث: مولانا عبدالعزیز حنیف صاحب۔

ہر پیشی کے موقع پر تمام جماعتیں اپنے اپنے پرچم کے ساتھ شرکت کریں گی اور وہیں اس موقعہ پر اجلاس بھی کیا جائے گا۔

۲...... عوام وخواص میں یہ احساس بیدار کیا جائے گا کہ سلمان تاثیر مجرم تھا اور اپنے قتل کا خود ذمہ دار تھا۔

۳...... اس مسئلہ کی علمی اور شرعی تفصیلات سے آگاہ کرنے کے لئے بڑے شہروں میں سیمینارز کا ایک بھرپور شیڈول ترتیب دیا گیا۔ جس کے مطابق درج ذیل پروگرامات/سیمینارز ترتیب دیئے جائیں گے۔

۞...... مورخہ ۱۷ اکتوبر کو ملتان میں مشترکہ پروگرام کیا جائے گا۔

۞...... ماہ نومبر میں کراچی اور لاہور میں سیمینارز ہوں گے۔

۞...... ماہ دسمبر میں اسلام آباد، پشاور، کوئٹہ اور فیصل آباد میں سیمینارز کے پروگرامات ترتیب دیئے جائیں گے۔

۴...... مشترکہ فتویٰ اور لٹریچر کی فراہمی۔

یہ طے پایا کہ مشترکہ فتویٰ کے لئے مولانا عبدالمالک صاحب اور مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب مل کر تیاری کریں گے۔ اس فتویٰ کی اشاعت کے علاوہ تمام دینی جماعتیں اپنے رسائل وجرائد میں اس حوالہ سے خصوصی مضامین شائع کروائیں گے۔ تاکہ اس کے نتیجے میں آگاہی ہو اور ایک ماحول بنے۔

عمومی ڈسکشن میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ ممکن ہے کہ اس مرتبہ عدلیہ اس کیس کو بہت طوالت دے دے۔ اس کے لئے ہمیں ذہناً تیار رہنا ہوگا اور ایک لمبے عرصے تک اس ایشو کو زندہ رکھنا ہوگا۔ ہر جمعہ کو کہیں نہ کہیں اس حوالہ سے مظاہرے ہوتے رہنے چاہئیں۔ عدالت میں تاریخ کے موقع پر عدالت کے باہر عاشقان رسالت کی موجودگی کا ہدف تدریجاً بڑھاتے رہنا چاہئے۔ سیمینارز میں صائب الرائے افراد، وکلاء، تاجر اور میڈیا کے افراد کی شرکت کا اہتمام کیا جائے۔ تاکہ یہ افراد رائے عامہ ذہن سازی کر سکیں۔ ان سرگرمیوں کی میڈیا میں کوریج کے حوالہ سے ذمہ داران صحافی حضرات سے ملاقاتوں کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

والسلام!

(حافظ ساجد انور)

مسئلہ ختم نبوت اور شیخ الحدیث علامہ عبدالغنیؒ!

مولانا معراج الدین!

۲۶/اکتوبر۲۰۱۱ء کو حضرت مولانا عبدالغنی صاحبؒ شیخ الحدیث چمن ایک حادثہ میں انتقال فرماگئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون!

حضرت شہید شیخ الحدیث علامہ عبدالغنی نوراللہ مرقدہ ایک عالمگیر شخصیت تھے۔ آپ کی خدمات بھی عالمگیر تھیں۔ دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ داعی امت کی ذمہ داری بھی نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ نبھایا۔ ختم نبوت کے سلسلے میں ہمیشہ دوستوں سے مذاکرہ کرتا رہا کہ کون سے میدان ایسے خالی رہ گئے ہیں جہاں علوم نبوت کے شہسواروں نے گھوڑے نہیں دوڑائے۔

ایک دن دوران درس حدیث فرمایا کہ برصغیر کے علماء کرام خصوصاً علماء دیوبند نے مسئلہ ختم نبوت پر بہت کام کیا ہے۔ اس کے ایک ایک پہلو پر پوری کتاب تصنیف کرڈالی ہے۔ ہمارے اکابر مولانا شاہ انورشاہ کشمیریؒ، حضرت بنوریؒ، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ اور خصوصاً ختم نبوت کے پلیٹ فارم کے شہسواروں نے اس مسئلہ کے تمام پوشیدہ گوشوں کو امت پر آشکارا کئے اور آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ مسئلہ ختم نبوت پر ہمارے اکابر کی تصانیف سے ایک پوری لائبریری اور مکتبہ وجود میں آسکتا ہے۔ آپ کے اکثر معتقدین اور تلامذہ ڈیورنڈ لائن کے اس پار تھے اور آپ ان کے لئے ترجمان دیوبند کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ اپنے نصائح میں افغانستان کے علماء کرام کو ہمیشہ تاکید سے سمجھاتے کہ مسئلہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے۔ جس طرح نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور جہاد کا سیکھنا فرض ہے اسی طرح مسئلہ ختم نبوت سیکھنا فرض اور ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ چونکہ اس فتنے نے ہندوستان اور پاکستان میں سراٹھایا تھا تو یہاں کے علماء کرام نے اپنے ذمہ کا حق ادا کردیا ہے اور علمی تحقیق کے ساتھ قانون میں بھی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے بھرپور کوشش کی ہے اور جمعیت علماء اسلام کے خصوصی کردار کی بناء پر پاکستان کی قومی اسمبلی میں ایک متحدہ قرارداد کے ذریعے قادیانی کافر قرار دیئے گئے اور امت مسلمہ پر ان کے اصل روپ ظاہر کردیئے گئے۔ آپ پرامید تھے کہ ختم نبوت کے اراکین عالمی سطح پر خصوصاً اقوام متحدہ میں قادیانیوں کے لئے راہیں مسدود کردیں گے۔ اپنی نصائح میں فرماتے تھے کہ مسئلہ ختم نبوت پر تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ قادیانیوں پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ اب ابلیس کی چال چلائے گی اور پھر کبھی قادیانی کے نام سے ظاہر نہیں ہوں گے۔ آج کل احمدیت کے نام سے تحریک چلارہے ہیں اور اپنے آپ ایک پیر اور مرشد روپ میں پیش کر رہے ہیں۔

افغانستان کے علماء کرام سے ہمیشہ یہی درخواست کرتے تھے کہ ان کی حرکات اور خفیہ سرگرمیوں پر نظر رکھے۔ خصوصاً آج کل کے حالات میں چونکہ ان کو یہودیوں سمیت دیگر اسلام دشمن مذاہب کی پوری تائید حاصل

ہے۔ جہاں اسلام دشمن عناصر اور صلیبی قوتوں کے مراکز ہوں گے وہاں یہ ابلیس کے کارندے ضرور موجود ہوں گے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ختم نبوت کی تحقیقات اور تصنیفات کو ماً خوذ اور منبع سمجھ کر ان پر کام کیا جائے اور ان پر مزید تحقیق کی بجائے ضروری مسائل اور کتب کو پشتو میں ترجمہ کیا جائے۔

پشتو دان طبقہ خصوصاً اہل قلم حضرات ختم نبوت کی تصنیفات پشتو میں ترجمہ کر کے اپنے ذمہ سے عہدہ برآ ہوجائے اور ایک مسلمان ہونے کے ناطے اپنی آئندہ نسلوں پر شفقت فرما کر ان کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ حضرت شہید شیخ الحدیثؒ دیگر خفیہ فتنوں کی طرح اس عظیم فتنہ سے امت مسلمہ کو ہمیشہ باخبر رکھے۔خصوصاً افغانستان کے فضلاء کرام کو ہمیشہ اس طرح راغب کرتے تھے۔ جب بھی آپ کا ملتان کا سفر ہوتا آپ کا قیام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں ہوتا۔مولانا عبدالغنیؒ کا وصال عالم اسلام کے لئے عموماً جمعیت علمائے اسلام اور مجلس ختم نبوت کے لئے خصوصاً بہت بڑا حادثہ ہے۔حق تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائیں۔آمین

ژوب میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس

مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ژوب میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی احسان احمد مبلغ کراچی اور حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی مبلغ رحیم یارخان تھے۔کانفرنس نماز عصر سے قبل شروع ہوکر عشاء تک جاری رہی۔کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا اللہ داد کاکڑ نے کی (خطیب مرکزی جامع مسجد ژوب) اس کانفرنس میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔عقیدہ ختم نبوت کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں۔حضرت مولانا قاضی احسان نے کہا کہ عقیدہ مضبوط،عمل تھوڑے تو آخرت میں نجات یقینی ہے۔اگر عقیدہ مضبوط نہیں۔اعمال بے حساب ہیں تو آخرت میں رسوائی یقینی ہے۔حضرت مولانا مفتی راشد مدنی نے فرمایا کہ قادیانیوں سے جہاں ہمارے بہت سے اختلاف ہیں۔ وہاں پر حیات مسیح علیہ السلام پر بھی اختلاف ہے۔

مرزا ملعون نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ حیات مسیح علیہ السلام پر گزارا۔ بعد میں جب اس کو انگریز نے گر سکھائے تو اس نے وفات مسیح علیہ السلام کا اعلان کر کے خود مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کردیا۔حضرت مولانا راشد مدنی نے خوب تفصیل سے حیات مسیح علیہ السلام پر سیر حاصل گفتگو کی۔سامعین سن کر بہت محظوظ ہوئے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد یونس نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ژوب والو! تمہیں مبارک ہو کہ اس وقت قادیانی مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کی طرح ژوب میں قانونی طور پر بھی داخل نہیں ہوسکتے۔ یہ آپ کی اور حضرت مولانا سید شمس الدین شہیدؒ اور ان کے رفقاء کی محنت کا نتیجہ ہے۔اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے امیر ختم نبوت ژوب حاجی شیخ غلام حیدر، حاجی محمد اکبر، مفتی عبدالودود، حافظ شمس العارفین اور ان کے رفقاء نے بھرپور محنت کی۔ آخر میں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان حضرت مولانا عبدالواحد کا پشتو میں بیان ہوا اور حضرت امیر کی دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔

مولانا میاں عبدالرحمٰنؒ کا وصال!

مولانا اللہ وسایا!

مولانا قاری میاں عبدالرحمٰن صاحب مانسہرویؒ خطیب جامع مسجد انارکلی لاہور مورخہ ۷/اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعہ ایبٹ آباد میں وصال فرماگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

مولانا میاں عبدالرحمٰن صاحبؒ ۱۹۵۲ء میں گاؤں سم الٰہی منگ ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا میاں محمد ابراہیمؒ بہت بڑے عالم دین اور بزرگ رہنما تھے۔ آپ شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ، پیر طریقت مولانا عبیداللہ انورؒ کے دست وبازو تھے۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنماؤں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ نرینہ اولاد میں مولانا محمد ابراہیمؒ کے اکلوتے صاحبزادے میاں عبدالرحمٰنؒ تھے۔ مولانا محمد ابراہیمؒ نیوانارکلی لاہور کی جامع مسجد المعروف تلوار والی کے خطیب تھے۔ آپ اپنے ہاتھ میں ڈنڈا رکھتے تھے۔ اس لئے آپ کا نام مولانا ابراہیمؒ ڈنڈے والا مشہور ہوگیا۔

آپ نے مسجد انارکلی میں مدرسہ تجوید القرآن قائم کررکھا تھا۔ یہاں پر میاں عبدالرحمٰن صاحبؒ نے قاری محمد نذیرؒ، قاری مقبول الرحمٰن صاحبؒ کے ہاں قرآن مجید ۱۹۶۶ء میں حفظ کیا۔ میاں عبدالرحمٰن صاحبؒ بہت ہی خوبصورت تلاوت کرتے تھے۔ تلاوت کے زیروبم کو خوب جانتے تھے۔ آپ کی نیکی وپارسائی اور کلام الٰہی کی برکات کا واضح پرتو اور برکات آپ کی تلاوت سننے والوں کے دلوں پر اثر کرتا تھا۔

مولانا میاں عبدالرحمٰنؒ نے ابتدائی کتب جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ۱۹۶۸ء میں پڑھیں۔ تجوید اور دیگر فنون کی کتب کے لئے الجامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۲ء تک پڑھتے رہے۔ آپ نے دورہ حدیث جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور، شیخ الحدیث حضرت مولانا حامد میاںؒ سے ۱۹۷۳ء میں کیا۔ وفاق المدارس کا امتحان آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور کی طرف سے دیا۔ جامعہ مخزن العلوم والفیوض خانپور، شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ سے آپ نے دورہ تفسیر پڑھا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، تحریک نظام مصطفےٰ ۱۹۷۷ء، تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء، تحریک ناموس رسالت ۲۰۱۱ء میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے تادم واپسیں سرپرست اعلیٰ تھے۔ تنظیم اہل سنت کی مرکزی شوریٰ کے رکن تھے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے قائد حضرت صاحبزادہ سید عطاء المؤمن شاہ بخاری نے مجلس علماء اسلام قائم کی۔ امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ اس کے امیر منتخب ہوئے۔ تب لاہور مجلس علماء اسلام کے صدر میاں عبدالرحمٰنؒ تھے۔

مولانا میاں عبدالرحمٰنؒ نے مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، مولانا حامد میاںؒ، مولانا شریف اللہؒ، مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، مولانا مفتی ولی حسنؒ، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا فضل الرحیم، مولانا علی اصغر عباسیؒ اور دیگر

حضرات سے اکتساب فیض کیا۔ بنوری ٹاؤن میں مصری اساتذہ سے فن تجوید میں مہارت حاصل کی۔ مولانا میاں عبدالرحمٰنؒ رنگ سانولا، چہرہ پرگوشت کتابی، پیشانی کشادہ، آنکھیں سرگیں، قد دراز، اعضاء متناسب، بات کرنے کا انداز دھیما اور خیرخواہانہ۔ جب بھی بات کرتے تھے خیر کی کرتے تھے۔ غیبت سے کوسوں دور۔ تمام دینی جماعتوں کے اکابر کا دل وجان سے احترام کرنا وظیفہ حیات تھا۔ کلمہ حق کہنے میں اپنے اسلاف کی یادگار تھے۔

والد گرامی مولانا محمد ابراہیمؒ کے وصال کے بعد جامع مسجد انارکلی کی خطابت اور مدرسہ کے اہتمام کو خوب دینی خدمت سمجھ کر سنبھالا۔ جامع مسجد ومدرسہ کی نئی دیدہ زیب تعمیر کرائی۔ بہت ہی کشادہ پروقار کوہ قامت، کئی منزلہ عمارت کو دیکھیں تو آپ کے حوصلہ کی بلندی کا مظہر نظر آتی ہے۔ مورخہ ۱۱راپریل ۲۰۰۹ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شاہی مسجد لاہور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی۔ تب مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا قاری نذیر احمد، مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی پر مشتمل تبلیغ رابطہ کمیٹی قائم ہوئی۔ مولانا میاں عبدالرحمٰنؒ اس کمیٹی کے سربراہ تھے۔ مانسہرہ اکوڑہ خٹک سے لے کر ساہیوال تک، سیالکوٹ سے لے کر سرگودھا وبھکر تک ہر اہم شہر میں مولانا میاں عبدالرحمٰنؒ اپنے رفقاء سمیت تشریف لے گئے۔ اس پورے علاقہ کو جلسہ گاہ بنادیا۔ ہر جگہ جلسہ عام، پریس کانفرنس، میٹنگ سے کانفرنس کے لئے ایسا منظم پروگرام تشکیل دیا کہ جب کانفرنس منعقد ہوئی تو بادشاہی مسجد اور گردونواح کے پورے علاقہ میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔

مولانا میاں عبدالرحمٰنؒ بہت صالح عالم دین اور اہل دل حضرات میں سے تھے۔ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہ سے آپ نے حرم کعبہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت درخواستیؒ، مولانا عبید اللہ انورؒ سے بھی بہت نیازمندی کا تعلق تھا۔ آپ مورخہ ۷راکتوبر کو اپنے گاؤں سے چلے ابتداء میں صلوٰۃ الحاجت پڑھی۔ دکاندار سے حساب کیا، ادائیگی کی۔ مولانا مفتی عبدالقدوس کے جامعہ اشاعۃ الاسلام مانسہرہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔ خطبہ جمعہ وامامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس بیان، خطبہ جمعہ، تلاوت وقرأت، دعا کے دوران میں ایسا نورانی ماحول کا سماں قائم ہوا کہ ہر آنکھ اشک بارتھی۔ پرسوز تلاوت سے لوگوں کے دل پگھلے جاتے تھے۔ دعا میں الحاح وزاری کے ماحول نے درودیوار کو بھی رلادیا۔ بیان کے دوران میں نور کی چادر تنی نظر آتی تھی۔

جمعہ سے فراغت کے بعد سوات جانے کے لئے ایبٹ آباد کا سفر کیا۔ قلندر آباد کے قریب کار پر مخالف سمت سے آنے والی ہائی۔ ایس ٹکرائی، تو ڈرائیور اور آپ کے رفیق سفر قاری سیف الرحمٰن زخمی ہوگئے۔ مولانا میاں عبدالرحمٰنؒ کو بازو، پسلیوں اور بائیں ٹانگ پر شدید چوٹیں آئیں۔ ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد میں آپ کو لایا گیا۔ ڈاکٹروں نے خون کی بوتل لگانا چاہیں تاکہ اپریشن کیا جاسکے۔ آپ نے ڈاکٹروں سے فرمایا، میرا وقت آ گیا ہے۔ اب آپ علاج کی کوشش نہ کریں۔ ذکر اذکار، کلمہ طیبہ، سورۂ یٰسین، دعائیں اور آخر میں سبحان اللہ والحمد للہ، اللہ اکبر! پڑھا اور جان بحق ہوگئے۔ اگلے دن جنازہ ہوا۔ آپ کے بڑے صاحبزادہ محمد میاں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اپنے گاؤں کے قبرستان میں رحمت باری کے سپرد ہوئے۔ حق تعالیٰ! بال بال مغفرت فرمائیں۔ آمین! بہت ہی جامع شخصیت کے حامل عالم ربانی تھے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

مولانا سید عبدالمالک شاہؒ کا وصال!

مولانا اللہ وسایا!

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما، جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا سید عبدالمالک شاہ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز پیر ۲؍بجے دن لاہور سروسز ہسپتال میں وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا سید عبدالمالک شاہؒ گاؤں شاہ حسن خیل نزد عبدالخیل ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں مورخہ ۵؍فروری ۱۹۴۸ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کے برادر خورد حضرت مولانا خلیفہ محمدؒ سے حاصل کی۔ جوہر آباد کی جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا غلام ربانیؒ سے بھی آپ نے ابتدائی کتب پڑھیں۔ انتہائی کتب اور دورہ حدیث شریف کی تعلیم کے لئے آپ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے۔ ۱۹۷۴ء میں آپ نے پاکستان کی ہردلعزیز شخصیت، یادگار اسلاف شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے دورہ حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ اشرف العلوم، جامعہ انوار العلوم، جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ سے آپ نے دیگر فنون کی تکمیل کی۔

جامعہ انوار الاسلام شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی عبدالواحدؒ نے مولانا سید عبدالمالک شاہؒ کو جامعہ انوار العلوم میں مدرس رکھ لیا۔ مولانا سید عبدالمالک شاہؒ نے با اعتماد تدریس کے باعث طلباء اور شاگردوں میں آپ نے جلد قبولیت عامہ حاصل کر لی۔ ان کی اس بڑھتی ہوئی مقبولیت کے باعث مولانا مفتی عبدالواحدؒ نے مدرسہ کے ساتھ اپنے تانبا کے کارخانہ کی نگرانی بھی آپ کے سپرد کر دی۔ اٹھارہ سال آپ نے انوار العلوم میں تدریس کے فرائض اس خوبصورتی کے ساتھ نبھائے کہ دنیا عش عش کر اٹھی۔ آپ کی خداداد مقبولیت وشہرت کو دیکھ کر جامعہ مدنیہ لاہور کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاںؒ نے جامعہ مدنیہ کے لئے آپ کی تدریسی خدمات کا تقاضہ کیا۔ تب آپ نے یہاں تین سال تک ترمذی شریف، توضیح، تلویح، ہدایہ جیسی امہات الکتب کی تعلیم دی۔ ان دنوں آپ کا قیام گوجرانوالہ اور تدریسی ڈیوٹی لاہور میں ہوتی۔ تب تین سال کے شب وروز کی محنت کے بعد تھک گئے۔ حضرت مولانا سید حامد میاںؒ سے اجازت لے لی۔ جامعہ نصرۃ العلوم کے مہتمم حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ کے حکم پر آپ نے نصرۃ العلوم میں تین عشروں تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ آپ اس وقت دورہ حدیث کے طلباء کو ابوداؤد شریف پڑھا رہے تھے۔ آپ کے ہزاروں شاگرد ہوں گے۔

آپ جمعیت علماء اسلام کے بنیادی نظریاتی کارکن تھے۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ اور قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کے آپ معتمد خاص تھے۔ مولانا سید عبدالمالک شاہؒ زندگی بھر دین کی سربلندی وعروج اور نفاذ اسلام کی جدوجہد کے لئے سرگرم عمل رہے۔ آپ نے ضلعی، صوبائی اور مرکزی عہدوں پر جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے خدمات سرانجام دیں۔ اس وقت بھی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن رکین تھے۔

آپ کا بیعت کا تعلق پٹیالہ کے سادات کرام کے سرخیل مولانا صاحبزادہ احمد سے تھا۔ مولانا عبدالعزیز

رائے پوریؒ سے بھی ارادت کا تعلق تھا۔ دارالسلام کے مولانا سید علاؤالدینؒ سے آپ نے سلوک کے اسباق پڑھے۔ دارالسلام خانقاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین مولانا پیر ناصرالدین خاکوانی سے سلوک کی تکمیل کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ مولانا سید عبدالمالک شاہ، امانت ودیانت، تقویٰ واخلاص کا پہاڑ تھے۔ آپ کی زبان مبارک سے ہمیشہ خیر وبھلائی کی باتیں سنی گئیں۔ آپ اتحاد المسلمین کے زبردست حامی تھے۔ فرقہ واریت کو ملک وملت کے لئے زہر قاتل سمجھتے تھے۔ ہنس مکھ چہرہ، باغ وبہار شخصیت، نیکی وتقویٰ کی سعادت مندی کے آثار پیشانی پر جھلکتے تھے۔ آپ کے پاس جو شخص آتا، سب غم بھلا کر جاتا۔ خدمت خلق کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ آپ خلق خدا کی خدمت کر کے روحانی فرحت محسوس کرتے تھے۔ قدرت نے آپ کو معاملہ فہمی کی نعمت سے وافر حصہ دیا تھا۔ اجلا لباس، سر پر پگڑی، کندھے پر رومال، چہرہ پر آل رسول ہونے کے آثار مبارکہ، جب بولتے تھے تو ہونٹوں سے پھول برستے تھے۔ ہمیشہ کارکنوں کو آگے بڑھاتے تھے۔ سٹیج پر آنے، اپنا قد کاٹھ بڑھانے کے چکروں سے رحمت حق نے انہیں ہمیشہ محفوظ رکھا۔ مدرسہ ومسجد سے اپنا تعلق قائم رکھا۔ تمام اولاد کو دین کی تعلیم سے بہرہ ور کیا۔

لاہور، سیالکوٹ بائی پاس پر نہر کے کنارے نئی آبادی میں مسجد ومدرسہ قائم کیا۔ بنا بنایا مدرسہ دوسرے ساتھی کے سپرد کر کے فارغ ہوگئے۔ فرماتے تھے کہ اہتمام وتولیت کے فرائض سرانجام دینے میرے بس کا روگ نہیں۔ توکل علی اللہ ان کی زندگی کا سرمایہ تھا۔ نام ونمود سے کوسوں دور تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خیر خواہ تھے۔ ہر محفل ومیٹنگ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفاع کیا کرتے، گویا صفائی کے وکیل کا کردار ادا کیا کرتے تھے۔ ہمیشہ چنیوٹ وچناب نگر کی ختم نبوت کانفرنسوں میں شریک ہوتے تھے۔ آپ کو عرصہ سے شوگر نے گھیرا ہوا تھا۔ جگر کی بیماری بھی بن بلائے مہمان کی طرح چمٹ گئی۔ دل وگردہ بھی متاثر تھے۔ اس کے باوجود اپنے معمولات کو جاری رکھا۔ پاؤں میں زخم ہوا تو شوگر کے باعث اس نے خطرناک شکل اختیار کی۔ لاہور سروسز ہسپتال داخل ہوگئے۔ ڈاکٹروں نے پنڈلی تک ٹانگ کا حصہ کاٹ دیا۔ مولانا فضل الرحمٰن ملنے کے لئے ہسپتال آئے۔ ڈاکٹروں نے دل وجان سے علاج کا حق ادا کیا۔

وصال سے چند روز قبل عیادت وزیارت کے لئے راقم سروسز ہسپتال لاہور حاضر ہوا تو ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔ بہت ہی محبت سے سرفراز فرمایا۔ وہ سراپا راضی بالتقدیر الٰہی نظر آتے تھے۔ ٹانگ سے محرومی کو فقیر نے دیکھا تو آنکھوں میں نمی آگئی۔ آپ نے فرمایا۔ مولانا! زندگی بھر اللہ تعالیٰ کی کروڑوں نعمتوں سے نفع اٹھایا۔ زندگی بھر دوڑتے رہے۔ اب اللہ رب العزت نے تھوڑی بہت یہ تکلیف دی ہے تو اس کی تقدیر پر راضی ہوں۔ اللہ میاں سے درخواست کی ہے کہ بہت ہی چھوٹا بندہ ہوں۔ چھوٹی سی تکلیف کے بھی قابل نہیں۔ اس سے زیادہ تکلیف نہ دیں کہ برداشت سے باہر ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ان کی دعا کو قبول فرمایا کہ وہ دنیا بھر کی تکلیفوں سے چھٹکارا پاکر آخرت کی راحتوں کے وارث قرار پائے۔ گوجرانوالہ میں نصرۃ العلوم میں آپ کا جنازہ ہوا۔ جو گوجرانوالہ کے تاریخی جنازوں میں سے ایک جنازہ تھا۔ نماز جنازہ پیر طریقت حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی نے پڑھائی۔ اپنے استاذ ومربی ومہتمم، مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ کے قدموں میں آسودہ خاک ہوگئے۔ حق تعالیٰ آپ کی تربت پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں۔ آمین!

مولانا محمد الطافؒ کا سانحہ ارتحال!

مولانا اللہ وسایا!

۲۳؍اکتوبر۲۰۱۱ء حضرت مولانا محمد الطافؒ صاحب حافظ آباد میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا محمد الطافؒ ۱۹۳۲ء میں قاضی عبدالحئی صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ وادی سون سکیسر کی معروف بستی کوٹلی کے آپ رہائشی تھے۔ اعوان برادری سے تعلق رکھتے تھے اور قاضی کہلاتے تھے۔

مولانا محمد الطاف صاحبؒ نے شعور سنبھالتے ہی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ اس کے بعد مردوال میں پڑھتے رہے۔ پھر دارالعلوم دیوبند کے فاضل مولانا خدا بخشؒ کے ہاں کفری میں تعلیم حاصل کی۔ جامعہ سراج العلوم سرگودھا میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، حضرت مولانا مفتی احمد سعیدؒ، حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سے بھی پڑھتے رہے۔ چوکیرہ میں مولانا سید احمد شاہ صاحبؒ، جھاوریاں میں حضرت مولانا مولا بخشؒ سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا۔ اس کے بعد ۱۹۶۰ء میں دورہ حدیث شریف جامعۃ الاسلامیہ علامہ یوسف بنوری ٹاؤن کراچی سے کیا۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا مفتی ولی حسنؒ، حضرت مولانا محمد نافع گلؒ ایسے جید شیوخ سے آپ نے حدیث شریف کی تعلیم حاصل کی۔

فراغت کے بعد پہلے سکھر پھر فیصل آباد میں چند ماہ گزارے۔ ۱۹۶۱ء کے آخر میں مدرسہ اشرفیہ ونیکے روڈ حافظ آباد آگئے۔ مدرسہ کی تعلیم واہتمام، جامعہ مسجد قدیم کا انتظام وخطابت وامامت سب کچھ آپ کے سپرد ہوگیا۔

اس زمانہ میں حافظ آباد گوجرانوالہ کی تحصیل تھی۔ ضلعی ہیڈکوارٹر پر حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ، حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ ایسے بزرگان کا سایہ، صحبت وسرپرستی کا اعزاز نصیب ہوا۔ آپ نے ان دونوں بزرگوں کے زیرسایہ دینی تعلیم کی ترویج کے اپنے سفر کو جاری رکھا۔ مولانا محمد الطافؒ کے جوانی کے زمانہ میں فارسی سے لے کر موقوف علیہ تک جامعہ اشرفیہ حافظ آباد میں تعلیم ہوتی تھی۔ مولانا محمد الطافؒ جہاں جید عالم دین تھے۔ وہاں حق گو مجاہد بھی تھے۔ آپ نظریاتی عالم تھے۔ جس بات کو حق سمجھا اس پر ڈٹ جانا آپ کا شیوہ تھا۔ مصلحت کوشی کی بجائے عزیمت پر عمل کرنے کے خوگر تھے۔

جمعیت علمائے اسلام کا پلیٹ فارم کلمہ حق کہنے کے لئے منتخب کیا۔ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ، حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحبؒ کی قیادت میں جمعیت علمائے اسلام کے لئے وہ کارنامے سرانجام دیئے کہ ضلع بھر کے کارکنوں کے محبوب رہنماء بن گئے۔ جمعیت علمائے اسلام کے اکابر اربعہ، حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، ضیغم اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، جانشین امام التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کی آنکھوں کا آپ تارا تھے۔ بارہا یہ اکابر حافظ آباد تشریف لائے۔ ان کے بیانات کے علاقہ بھر

میں شاندار اثرات مرتب ہوئے۔ انتظامیہ مولانا محمد الطافؒ کے نام سے خم کھاتی تھی۔ تب مولانا محمد الطافؒ گوجرانوالہ کے امیر بنے۔ پھر وقت آیا کہ آپ جمعیت علمائے اسلام صوبہ پنجاب کے بھی امیر رہے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء، تحریک بحالی جمہوریت، ایم آر ڈی ۱۹۸۳ء، تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء میں آپ نے مثالی خدمات سرانجام دیں۔ شبانہ روز اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔ ضلع بھر کو ان تحریکوں کے لئے سراپا تحریک بنادیا۔ ایم آر ڈی کی تحریک میں لاہور سے جاکر گرفتاری دی۔ گوجرانوالہ، لاہور، جھنگ کے جیل خانوں میں آپ کو رکھا گیا۔ تب ضیاء الحقؒ کے زمانہ میں آپ کو کوڑوں کی سزا سنائی گئی۔ جو بعد میں منسوخ کردی گئی۔

جناب ذوالفقار علی بھٹوؒ کے عہد میں گوجرانوالہ میں ایک وزیر کی بے تدبیری سے جامع مسجد نور اور جامعہ نصرۃ العلوم کو اوقاف کی تحویل میں لینے کا اعلان کرایا گیا۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی نے تحریک سول نافرمانی کا اعلان کردیا۔ تحریک شروع ہوگئی۔ ہر روز جلوس نکلتے اور گرفتاریاں ہوتیں۔ گوجرانوالہ شہر کی بجائے ضرورت محسوس ہوئی کہ پورے ضلع سے کارکن گرفتاریاں دیں۔ تب حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کے حکم پر مولانا محمد الطافؒ نے اس تحریک کے الاؤ کو روشن رکھنے کے لئے دن رات ایک کردیئے۔ آپ کی شبانہ روز محنت کے باعث کارکنوں نے اتنی گرفتاریاں دیں کہ حکومت نے شکست تسلیم کرلی اور جامع مسجد نور کو اوقاف میں لینے کا حکم واپس ہوگیا۔

مولانا محمد الطافؒ کے نامور علماء شاگرد ہیں۔ گوجرانوالہ کی معروف دینی شخصیت حضرت مولانا محمد اشرف مجددی خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینیؒ، مولانا صاحبزادہ احمد سعید اعوان مولانا محمد الطافؒ کے شاگرد ہیں۔ حضرت مولانا محمد الطافؒ نے ایک حج اور دو عمرے کئے۔ مولانا حق گو، نڈر اور بے پناہ مجاہد عالم دین تھے۔ نصف صدی حافظ آباد کے در و دیوار آپ کی حق گوئی سے گونجتے رہے۔

عرصہ سے شوگر و جگر کے عارضہ کے آپ مریض تھے۔ لیکن آخری وقت تک قدرت نے کسی کا محتاج نہیں کیا۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل کچھ دنوں کے لئے ہسپتال بھی رہے۔ مکمل صحت یاب ہوکر گھر آگئے۔

ہفتہ کے روز تمام معمولات پورے کئے۔ ۲۲، ۲۳ / اکتوبر کی شب دل کا دورہ پڑا۔ اور دیکھتے دیکھتے جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ ۲۳ / اکتوبر کو عصر کے بعد جنازہ ہوا۔ آپ کے جانشین صاحبزادہ مولانا احمد سعید نے جنازہ پڑھایا۔ پورا شہر آپ کی وفات کے سوگ میں بند تھا۔ آپ کا جنازہ حافظ آباد کی تاریخ کے بڑے جنازوں میں سے ایک جنازہ تھا۔

نصف صدی جس جامعہ اشرفیہ کی آپ نے خون دل سے آبیاری کی اسی کے صحن میں آسودہ خاک ہوئے۔ آپ کے صاحبزادہ مولانا احمد سعید کو مدرسہ کا مہتمم اور جامع مسجد کا خطیب متفقہ طور پر منتخب کرلیا گیا۔ حق تعالیٰ حضرت مولانا محمد الطافؒ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین!

قادیانی ملک وملت کے غدار اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا کیلئے پیغام!

مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی!

ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۶/۱ اکتوبر ۲۰۱۱ء جمعرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کی طرف سے عیدگاہ سرگودھا میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ذیل کا ''پیغام'' مدیر مجلہ الحقانیہ نے اسی کانفرنس کے لئے تحریر کیا ہے جو افادۂ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے۔(ادارہ)

!M

الحمد لله وکفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی خصوصاً علیٰ سیدالرسل وخاتم الانبیاء وعلیٰ آلہ المجتبیٰ واصحابہ المرتضٰی اما بعد!

صدر ذی وقار، معزز علماء کرام، قابل صد احترام سامعین حضرات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

سب سے پہلے احقر صمیم قلب سے اس عظیم کانفرنس کے انعقاد پر جمیع منتظمین حضرات، خاص طور پر مخدوم ومکرم حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہم اور ان کے متعلقین کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کی خدمات جلیلہ ومساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں اور اپنے شایان شان جزائے خیر عطاء فرمائیں۔اگرچہ اس وقت کسی طویل بیان کا موقع نہیں ہے۔لیکن سردست مختصراً چند گزارشات مالا یدرك كله لا يترك كله کے طور پر عرض خدمت ہیں۔امید ہے کہ آپ حضرات توجہ سے سماعت فرما کر احقر کو شکریہ کا موقعہ عطاء فرمائیں گے۔

یہ ایک واضح حقیقت اور روشن صداقت ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کے ان بنیادی، قطعی اور ضروری عقائد میں سے ہے جن کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔مسلمان ہونے کے لئے اگرچہ اسلام کے تمام قطعی الدلالۃ والثبوت عقائد اور احکام کا ماننا ضروری ہے اور ان میں سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے۔لیکن دین اسلام کے وہ اہم ضروری عقائد جو دین کے قطعی عقائد میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ ضروری وبدیہی عقائد کہلاتے ہیں اور ان کا انکار اگر تاویل کے ساتھ بھی کیا جائے۔تب بھی منکر کفر سے نہیں بچ سکتا۔ختم نبوت کا عقیدہ بھی ان اہم اور ضروری عقائد میں شامل ہے۔

قرآن کریم کے صریح نصوص اور احادیث مشہورہ متواترہ نیز امت کے اجماع اور اتفاق سے یہ عقیدہ

ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ حق تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ قرآن کریم میں حق تعالیٰ کا ارشاد گرامی ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین “ اورحدیث پاک ”انا خاتم النبیین لا نبی بعدی “ وغیرہ نصوص اس حقیقت ثابتہ پر شاہد ہیں۔ اسی لئے فقہاء کرام نے تصریح کی ہے کہ اگر کسی شخص کو یہ معلوم نہیں کہ حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے اخری نبی ہیں تو وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

صاحب البحر علامہ ابن نجیم مصری ”الاشباہ والنظائر“ میں تحریر فرماتے ہیں: ”اذا لم یعرف ان محمدا ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لا نه من ضروریات الدین وقال العلامة الحموی فی شرحه یعنی والجهل بالضروریات فی باب المکفرات لا یکون عذرا بخلاف غیرها فانه یکون عذرا علی المفتی به کما تقدم والله اعلم“ (شرح الاشباہ ج۲ص۹۱، فتاوی ہندیہ ج۲ص۲۶۳)

آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ نہ تشریعی، نہ غیر تشریعی، نہ بروزی، نہ ظلی۔ جو شخص آپ ﷺ کے بعد کسی طرح کے نئے نبی آنے کا قائل ہو یا ایسے مدعی نبوت کو مسلمان سمجھتا ہو وہ یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ چنانچہ روح المعانی میں ہے۔ ”وکونه ﷺ خاتم النبیین ممانطقت به الکتاب وصدعت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه ویقتل ان اصر انتهیٰ“

(شرح فقہ اکبر ج۷ص۶۵۵) میں بھی تصریح ہے: ”ودعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع“

قیامت کے قریب آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ مسلمانوں کے ہاں متفقہ اور متواتر عقیدہ ہے۔ لیکن ان کا نزول عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے۔ اس سے عقیدۂ ختم نبوت پر کسی قسم کی زد نہیں پڑتی۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ ﷺ کے بعد نبوت نہیں عطاء کی گئی۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ سے پہلے کے نبی ہیں اور آسمان سے نزول کے بعد وہ حضور اکرم ﷺ کے دین کا اتباع فرمائیں گے۔ اس لئے ان کا نزول ہرگز ہرگز عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے۔

افضل المفسرین حضرت علامہ آلوسی بغدادی تحریر فرماتے ہیں: ”ولا یقدح فی ذالک ما اجتمعت علیه الامة واشتهرت فیه الاخبار ولعلها بلغت مبلغ التواتر المعنوی ونطق به الکتاب علیٰ قول ووجب الایمان به واکفر منکره کالفلاسفة من نزول عیسیٰ علیه السلام فی آخرالزمان لا نه کان نبیا قبل تحلی بنبینا ﷺ النبوة فی هذه النشأة“ (روح المعانی ج۷)

علامہ زرقانی شرح المواہب میں فرماتے ہیں: ”وروی احمد والترمذی والحاکم باسناد صحیح عن انس مرفوعا ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ولایقدح نزول عیسیٰ علیه السلام بعده لانه یکون علیٰ دینه مع ان المرادانه اٰخر من نبی اه“ (شرح المواہب ج۵ص۲۶۷)

متنبی پنجاب وقادیان غلام احمد قادیانی کو اسی لئے پوری امت مسلمہ نے مرتد قرار دیا کہ اس نے ۱۹۰۱ء میں ”ایک غلطی کا ازالہ“ نامی رسالہ لکھ کر اس میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرزائی چاہے وہ قادیانی ہوں یا لاہوری۔

چونکہ وہ غلام احمد قادیانی کے پیروکار ورا سے مسلمان سمجھتے ہیں۔ اس لئے سب کے سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔
اہل اسلام کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ قادیانی مرزائیوں کے کافر، ملحد، زندیق اور مرتد ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ جن کی تفصیل مختلف کتب ورسائل میں موجود ہے۔ ان میں سے تین بڑی وجوہات یہ ہیں۔

۱...... مرزاقادیانی کو باوجود ایسے صاف دعویٰ نبوت کے جس میں کسی قسم کی تاویل کی ہرگز گنجائش نہیں۔ مسلمان بلکہ مہدی ومسیح سمجھنا۔

۲...... ختم نبوت کے مسئلہ میں جو کہ ضروریات دین میں ہے۔ تاویل فاسد کرنا اور اس کے اجماعی مفہوم کو بدلنا۔

۳...... مرزاقادیانی کو باوجود کھلی ہوئی توہین انبیاء علیہم السلام کے مسلمان سمجھنا، یہ تینوں وجوہ ان کے کفر کے لئے کافی ہیں۔ (جواہر الفقہ ج۱ص۵۰)

یہ مغالطہ انتہائی غلط ہے کہ قادیانی اہل قبلہ ہیں اور اہل قبلہ کو کافر نہیں کہا جاسکتا۔ اس لئے کہ اہل قبلہ صرف ان کو نہیں کہا جاتا جو کعبۃ اللہ کی طرف چہرہ کرتے ہوں۔ بلکہ اس سے مراد وہ حضرات ہیں جو دین اسلام کے تمام قطعی اور ضروری عقائد کو مانتے ہوں۔ جو شخص ضروریات دین میں سے کسی کا بھی انکار کرے وہ اہل قبلہ نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاریؒ نے (شرح فقہ اکبر) اور علامہ تفتازانی نے (شرح المقاصد) اور علامہ شامی نے (ردالمختار) میں اس کی تصریح فرمائی ہے۔ شرح عقائد کے شارح صاحب نبراس علامہ عبدالعزیز پرہارویؒ فرماتے ہیں: ’’اھل القبلة فی اصطلاح المتکلمین من یصدق بضروریات الدین الیٰ قوله فمن انکر شیئا من ضروریات الدین الیٰ قوله لم یکن من اھل القبلة (نبراس شرح شرح العقائد)‘‘ پس اگر اسلام کے کسی ایک قطعی اور ضروری عقیدہ کا انکار کرنے والا اہل قبلہ نہیں کہلا سکتا تو عقیدہ ختم نبوت جو تمام قطعی عقائد میں اہم قطعی عقیدہ ہے۔ اس کے انکار سے مرزائی کیسے اہل قبلہ اور مسلمان کہلا سکتے ہیں۔

بعض حضرات کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ایک عقیدہ کے انکار سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ایمان موجبہ کلیہ ہے اور اس کی نقیض سالبہ جزئیہ ہے۔ جس سے واضح ہے کہ کسی ایک قطعی عقیدے کا انکار بھی موجب کفر ہے۔

چنانچہ آیت قرآنی ’’فلا وربك لا یؤمنون حتیٰ یحکموك فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما الآیة (النساء:٦٥)‘‘ کی تفسیر حضرت جعفر صادقؒ سے یوں منقول ہے۔

’’اگر کوئی قوم اللہ کی عبادت کرے، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ سب ادا کرے۔ مگر کسی کام کے متعلق جو حضور اکرم ﷺ نے کیا ہو یہ کہے کہ آپ نے یہ کام کیوں کیا۔ اس کے خلاف کیوں نہ کیا؟ یا آپ ﷺ کے کسی حکم سے قلب میں تنگی اور انقباض محسوس کیا تو یہ لوگ باوجود نماز اور روزہ کے کافر اور مشرک کے حکم میں ہیں۔‘‘

(روح المعانی ج۵ص۷۱)

اس سے معلوم ہوا کہ تمام احکام اسلام کو دل وجان سے تسلیم کرنا ضروری ہے۔ کسی ایک کا بھی انکار کرنے

سے اسلام باقی نہیں رہتا۔اس لئے اسلام کے تمام قطعی عقائد کے ساتھ ختم نبوت کے عقیدہ پر ایمان رکھنا بھی بلاشبہ مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے۔

پھر یہ بھی سمجھ لیجئے کہ غلام احمد قادیانی نہ صرف مرتد تھا بلکہ قرآن وحدیث کے متفقہ مفہوم اور ختم نبوت کے معنی کو بدلنے کی وجہ سے ملحد اور زندیق بھی تھا۔اس کے ماننے والے بھی صرف کافر یا مرتد نہیں بلکہ ملحد اور زندیق بھی ہیں۔

ضروریات دین میں کوئی ایسی تاویل کرنا جس سے ان کے معروف معانی کے خلاف معنی پیدا ہو جائیں اورغرض معروف بدل جائے اسے قرآن کریم کی اصطلاح میں الحاد کہتے ہیں۔’’قال تعالیٰ ان الذین یلحدون فی آیتنا لا یخفون علینا (حم السجدة:٤٢)‘‘ حدیث پاک میں اس قسم کے ارتداد کا نام ’’زندقہ‘‘ رکھا گیا ہے۔’’کما نقل صاحب البحار عن علیؓ‘‘ (مجمع البحار ص۶۹۵، بحوالہ جواہر الفقہ ج۱)

قادیانیوں کو اگرچہ مملکت خداداد میں ۱۹۷۴ء سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اور ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی رو سے ان کے لئے تبلیغ پر پابندی ہے۔لیکن اس کے باوجود قادیانی خفیہ طریقہ سے سب کچھ کر رہے ہیں اور سادہ لوح مسلمان ان کے دام تزویر میں اپنے لالچ کی بناء پر پھنس جاتے ہیں۔عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کی اتنی قربانیوں اور اتنے عرصہ کی جدوجہد کے باوجود بھی اگر دیکھا جائے تو یہ مسئلہ ابھی تک تشنۂ تکمیل ہے۔پورے طور پر حل نہیں ہوا۔ہمارے خیال میں مکمل طور پر یہ مسئلہ اسی صورت میں حل ہو سکتا ہے کہ حکومت اسلامیہ مرتد کی اصل سزا قتل کا نفاذ کرے۔جیسا کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی اس کی سفارش کر دی ہے۔ مرزائی زندیق، ملحد اور مرتد ہیں اور مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہے۔’’کما قال رسول اللہ ﷺ من بدل دینہ فاقتلوہ‘‘(ارتداد کی شرعی سزا قتل کے متعلق تفصیلات حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانی قدس سرہ کے رسالہ ’’الشہاب‘‘ اور حضرت اقدس والد گرامی فقیہ العصر مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی قدس سرہ کے رسالہ’’مرتد کی شرعی سزا‘‘ میں قابل ملاحظہ ہیں)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے مرتد کی سزا قتل کو جاری فرما کر قرآنی حکم اور حدیث پیغمبر’’من ارتد فاقتلوہ‘‘ پر عمل کیا اور تمام صحابہ کرامؓ نے اسے تسلیم فرمایا۔مگر اس سزا کا نفاذ چونکہ حکومت اسلامیہ کے ذمہ ہے۔اس لئے جب تک حکومت کی طرف سے اس سزا کا نفاذ نہ ہو مسلمان اپنے طور پر قادیانی فرقہ سے الگ رہیں۔ان سے مکمل بائیکاٹ رکھیں اور ان کی خلاف اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں اور اس سلسلہ میں قانونی چارہ جوئی میں ہرگز سستی نہ فرمائیں۔جب تک حکومت اسلامیہ اس سزا کو نافذ نہیں کرتی یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔موجودہ حکومت اگر اس کو نافذ کر دے تو یقیناً یہ اس کا بڑا تاریخی کارنامہ ہوگا۔قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت پیپلز پارٹی کی حکومت نے قرار دیا تھا۔ اس لئے اگر یہ سزا بھی اسی کے دور حکومت میں نافذ ہو جائے تو پارٹی دوہرے اعزاز کی مستحق ہوگی اور پوری امت مسلمہ ہمیشہ کے لئے اس کی مشکور ہوگی۔’’واللہ الموفق والمعین ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم‘‘

ہمارا جہاں حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ مرتد کی اصلی سزا قتل کا نفاذ کرے۔وہیں تمام اسلامی جماعتوں اور تمام اسلام مکاتب فکر اور ان کے مقتدر علماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ خدا کے لئے ہرگز ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ فتنہ ختم

ہو چکا ہے یا یہ کہ غیر اہم ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بہت بڑا فتنہ ہے۔ کیونکہ قادیانی، اسلام، مسلمان اور ملک سب کے غدار ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری نبی ﷺ کے دشمن ہیں اور درحقیقت یہ یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ اور حکومت برطانیہ کے خود کاشتہ پودا اور اسلام و مسلمان کے لئے بڑا ناسور ہیں۔ اس لئے حسب سابق اپنی کاوشوں کو اس کے خاتمہ تک جاری رکھیں۔ عوام کو ان سے الگ رکھنے کے لئے پوری کوشش فرمائیں۔ تحریری، تقریری جہاد مسلسل جاری رکھیں۔ وقتاً فوقتاً ضلعی، صوبائی اور تحصیل کی سطح پر وقیع علمی کنونشن کا اہتمام فرمانے کے ساتھ قریہ قریہ، بستی بستی اس فتنہ کے انسداد کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھی جائے۔ فتنہ قادیانیت اور اس کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے عوام و خواص کو آگاہ فرمائیں اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے اس کے لئے مؤثر سدباب کی کوشش کریں اور اس سلسلہ مین اپنے اکابر اور علماء کرام کی خدمات سے بھی اپنے احباب کو متعارف کرائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ”احتساب قادیانیت“ کے نام سے جو عظیم انسائیکلوپیڈیا تیار کیا ہے۔ احقر کے خیال میں ہر اہل علم کو اس کا مطالعہ ضروری کرنا چاہئے۔ امید ہے کہ یہ کانفرنس بھی قادیانی فتنہ سے آگاہی اور اس کی سرکوبی کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرنے کے لئے اہم کردار ادا کرے گی۔ احقر کے خیال میں آئندہ بھی ضروری ہے کہ اس طرح کے پروگرام کے انعقاد کے ساتھ ضلع سرگودھا میں مستقلاً بھی اس موضوع پر درس و تدریس ”تخصص فی ردالقادیانیہ“ اور کتب و رسائل کی اشاعت کا اہتمام جاری رکھا جائے۔ واللہ الموفق والمعین!

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تمام فتن اور اس فتنۂ قادیانیت سے محفوظ رکھے اور ان کو صحیح معنی میں تمام اسلامی عقائد بطور خاص عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ہر طرح سے خدمت بجالانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خاتم الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین! فقط

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

دعا جو احقر عبدالقدوس ترمذی، جامعہ حقانیہ ساہیوال، سرگودھا

مورخہ ۲۶ رشوال المکرم ۱۴۳۲ھ، ۲۵ ستمبر ۲۰۱۱ء بروز اتوار

اللہ تعالیٰ کا لاکھوں لاکھ شکر ہے!

اللہ رب العزت ذوالجلال والاکرام کا لاکھوں لاکھ شکر ہے کہ احتساب قادیانیت کی جلد نمبر ۳۹ بھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے موقعہ پر چھپ کر مارکیٹ میں آ گئی ہے۔ (جبکہ جلد چالیس پر کام جاری ہے)

الحمدللہ! احتساب قادیانیت کی جلد نمبر انتالیس سمیت اس وقت تک ۱۵۲ علمائے کرام کے ردقادیانیت پر کتب و رسائل جمع ہو چکے ہیں۔ ان تمام شائع شدہ رسائل وکتب کی تعداد ۴۹۰ ہے۔ اس وقت تک ۳۹ جلدوں میں ۱۵۲ حضرات کے ۴۹۰ رسائل وکتب ۲۱۹۳۶ صفحات پر مشتمل شائع ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ! (ادارہ)

۳۰ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی کاروائی!

مولانا اللہ وسایا!

۱۳،۱۴ر اکتوبر ۲۰۱۱ء کو تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منعقد ہوئی۔ حسب سابق اس کانفرنس کی تیاری کے لئے ۲۹ر ستمبر ۲۰۱۱ء کو چناب نگر میں مبلغین حضرات کا اجلاس رکھا گیا۔ فیصل آباد، سرگودھا، لاہور، گوجرانوالہ ڈویژن کو گیارہ حلقوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر حلقہ میں حسب ضرورت ایک یا دو مبلغین حضرات کی تشکیل ہوئی۔ پندرہ دن کے لئے تمام مبلغین حضرات اپنے تبلیغی سفر پر ان حلقوں کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ جگہ جگہ بیانات، عمومی میٹنگ، خصوصی میٹنگ، ملاقاتوں کے ذریعہ عوام میں اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت کی آواز لگائی گئی۔ جگہ جگہ اشتہارات، سٹیکرز، بینرز لگوانے کا اہتمام کیا گیا۔

اس دوران میں چنیوٹ و چناب نگر کے نواح میں پنڈی بھٹیاں، فیصل آباد موٹر وے تک، جھنگ روڈ، بھوانہ تک، سرگودھا روڈ سرگودھا تک، احمد نگر روڈ سیال موڑ تک تین چار موٹر سائیکلوں پر طلباء، اساتذہ و مبلغین حضرات کی ٹیم نے شبانہ روز محنت سے اشتہارات کی تنصیب کا عمل مکمل کیا۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی و جناب غلام یٰسین نے حضرت مولانا سیف اللہ ناظم جامعہ امدادیہ اسلامیہ چنیوٹ کی مشاورت سے سامان کی خریداری وفراہمی کا عمل مکمل کیا۔

کانفرنس کے پنڈال کی تیاری

قارئین حضرات! جانتے ہیں کہ پاکستان بننے کے بعد ختم نبوت کانفرنس قادیانی جلسہ کے مقابلہ میں پہلے چنیوٹ شاہی مسجد میں منعقد ہوتی تھی۔ پھر لائبریری کے پبلک گراؤنڈ میں اسے منتقل کیا گیا۔ ۱۹۸۲ء میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کو مسلم کالونی چناب نگر مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے گراؤنڈ میں منتقل کیا گیا۔ پہلے مسجد کے صحن کے وسطی بڑے دروازہ میں سٹیج لگتا رہا۔ جب ہر سال حاضری بڑھنے لگی تو پھر مسجد کے شمال میں مینار کے ساتھ صحن مسجد میں سٹیج منتقل کیا گیا۔ گذشتہ دو سال سے مدرسہ کے کمرہ نمبر۶ کے سامنے سٹیج بنایا گیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ مسجد و مدرسہ کے مکمل صحن جلسہ گاہ کا کام دینے لگے۔ گذشتہ سال فیصلہ کیا گیا کہ ۲۰۱۱ء کی ختم نبوت کانفرنس مسجد و مدرسہ کے بالمقابل مجلس کے خرید کردہ پندرہ کنال کے پلاٹ میں منعقد کی جائے گی۔

۲۹ر ستمبر ۲۰۱۱ء کے اجلاس میں گذشتہ کاروائی کی خواندگی کے دوران نئے پلاٹ میں کانفرنس کرنے کے فیصلہ پر عمل درآمد کا ذکر آیا تو بہت ہی دل شکستہ ہوئے کہ پلاٹ ناہموار ہے۔ اس کی تو دو ماہ قبل تیاری کرنی چاہئے تھی۔ اب اتنی جلدی تو نیا پلاٹ تیار کروانا مشکل ہے۔ لہٰذا مجبوراً کانفرنس امسال بھی حسب سابق مدرسہ و مسجد کے گراؤنڈ وصحن میں کرنے کا فیصلہ ہوا۔ البتہ ۲۰۱۲ء کی کانفرنس باہر کرائیں گے، کے عزم کا اظہار کیا۔ اجلاس کے بعد مبلغین

حضرات تو اپنے اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے فون کیا کہ کوشش کریں۔ کانفرنس باہر کے پنڈال میں ہو۔ ان سے عرض کیا کہ آپ مولانا غلام مصطفیٰ سے مشورہ کے بعد موقعہ پر آ کر فیصلہ کریں۔ اگر تیاری کرنا ممکن ہے تو انکار نہیں۔ ورنہ امسال مسجد و مدرسہ میں حسب سابق کانفرنس کر لیں۔ اگلے سال دیکھیں گے۔

ہمت مرداں مدد خدا

اتنے میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی پلاٹ پر گئے۔ انہوں نے نئے پورے پلاٹ کا سروے کیا۔ راقم کے پاس آئے۔ مجھے وہاں لے گئے اور موقعہ پر کہا کہ آپ اجازت دے دیں تو میں تیاری کرتا ہوں۔ کانفرنس اس پلاٹ میں منعقد کرائی جاسکتی ہے۔ سب انتظام ہو جائیں گے۔ صرف اجازت درکار ہے۔ فقیر نے عرض کیا کہ اتنی جلدی تیاری ناممکن ہے۔ اگر ہو جائے تو اور کیا چاہئے۔ فیصلہ تو گذشتہ سال سے کیا ہوا ہے کہ نئے پلاٹ میں کانفرنس ہوگی۔ وہ تو انتظامات نہ ہونے کے باعث پہلے فیصلہ کو مجبوراً بدلا ہے۔ ورنہ اگر آپ یہاں کرا سکتے ہیں تو کیا اعتراض ہے۔ لیکن آپ ہمت کریں۔ پلاٹ ہموار ہو جائے۔ تب بھی پرالی ملنی مشکل ہے۔ ابھی تک دھان کی کٹائی شروع نہیں ہوئی۔ گوجرانوالہ، مریدکے دھان کی کٹائی کا کام شروع ہے۔ لیکن وہاں سے پرالی منگوانا کارے دارد۔ لیکن مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے میرے دلائل کے سامنے ہمت نہ ہاری۔ انہوں نے کہا کہ نارنگ منڈی یا گوجرانوالہ سے پرالی منگوانی پڑی تب بھی کیا مشکل ہے۔ جب کام کرنا ہے تو کریں گے۔ آپ اجازت دے دیں اور بے فکر ہو جائیں۔ فقیر نے عرض کیا کہ بڑھاپے کے باعث میرا حوصلہ پست ہے۔ مجھے اجازت دیں کہ میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری مدظلہ سے اجازت لے لوں۔ مولانا ثانی نے اس تجویز سے اتفاق کیا۔ حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ سے صورتحال عرض کی۔ حضرت مدظلہ نے فرمایا کہ نئے پلاٹ میں تیاری بھرپور شروع کر دیں۔ آخری چار پانچ روز تک واضح ہو جائے تاکہ کانفرنس کرنا کہاں مناسب ہے۔ اگر نئے پلاٹ پر اہتمام ہو سکتا ہے تو اور کیا چاہئے؟

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب دامت برکاتہم کے اتنا فرمانے سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی تو شیر ہو گئے۔ لگائی چھلانگ نئے پلاٹ میں جاوارد ہوئے۔ اگلے دن صبح ٹریکٹر چلنا شروع ہو گئے۔ پلاٹ سے پتھر چنے جارہے ہیں۔ گھاس کی ٹرالیاں جو بارشوں سے اگ آیا تھا وہ باہر ڈالا جارہا ہے۔ شام تک پلاٹ کا منہ متھا نظر آنے لگا۔ اگلے دن کراس پھیر کر اسے ہموار کیا گیا۔ ساڑھے تین صد طلباء، اساتذہ کی ٹیم نے پھر کر کنکر چننے شروع کئے۔ ٹوٹیاں چالو کر کے چھڑکاؤ کا عمل شروع ہو گیا۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے ہمت کی تو چنیوٹ، چناب نگر بلدیہ کی گاڑیوں نے پلاٹ پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ اگلے دن پورے پلاٹ کے لیول کے لئے پھٹی پھیری گئی۔ غرض چار پانچ روز کی محنت سے اب یقین ہونے لگا کہ اس نئے پلاٹ میں کانفرنس ہو سکتی ہے۔ پلاٹ کی دیواریں بلندی میں کم نظر آئیں۔ ان پر خاردار تار کی تنصیب کو حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ نے کام کے زیادہ پھیلاؤ کو روکنے کے لئے فی الحال ملتوی کرنے کا حکم دیا۔ اس کا حل یہ سوچا گیا کہ جامعہ دارالقرآن کے حضرت مولانا غلام فرید، مولانا صاحبزادہ عزیز الرحمٰن رحیمی نے فرمایا کہ سیکورٹی نئے پلاٹ کی مقتضیات کے حوالہ سے ہمارے ذمہ۔ آپ اس سے بے فکر ہو جائیں۔ اللہ رب العزت انہیں جزائے خیر دیں۔ انہوں نے عہد نبھایا اور خوب نبھایا۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اب بڑے پلاٹ کے مطابق ٹینٹ کا سامان اور سپیکر، بجلی، جرنیٹر کا نظم فائنل کرنا شروع کیا۔ چنیوٹ کے کاموں میں مولانا سیف اللہ خالد سے معاونت ومشاورت، فیصل آباد میں مولانا صاحبزادہ عزیز الرحمٰن رحیمی، مولانا غلام فرید، صاحبزادہ مبشر محمود، مولانا عبدالرشید سے معاونت ومشاورت جاری رکھی۔ اس طرح معاملات طے پاتے گئے کہ اسے سوائے حق تعالیٰ کے کرم خاص کے اور کوئی نام دینا ممکن نظر نہیں آتا۔

کانفرنس سے چار روز قبل حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری دامت برکاتہم تشریف لائے تو چمکتے دمکتے سورج کی طرح نئے پنڈال میں کانفرنس کرنے کا کام مکمل نظر آرہا تھا۔ کراچی سے مولانا قاضی احسان احمد تشریف لائے۔ وہ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے ہمراہی ہوگئے۔ مبلغین حضرات اپنے اپنے حلقہ میں کام کی تکمیل ومفوضہ امور سے فراغت کے بعد تشریف لاتے رہے تو وہ بھی حتمی انتظامات کے عمل میں دست وبازو بنتے گئے۔ افراد ملتے گئے کارواں بنتا گیا۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی کے مدرس مولانا محمد امین جہاں جمعہ پڑھاتے ہیں وہاں سے پرالی لانے میں کامیاب ہوگئے۔ مدرسہ کے کتابی طلباء نے عبادت سمجھ کر یہ عمل مکمل کیا۔

۱۱/اکتوبر کی شام نائب امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد تشریف لائے تو الحمدللہ! نئے پنڈال میں سائباں کی تنصیب کا عمل مکمل ہو چکا تھا۔ جس نے دیکھا اللہ رب العزت کے حضور سجدہ شکر اور کلمات تحمید وتقدیس تشکر ادا کئے کہ امسال کانفرنس کی متوقع عدیم المثال حاضری کے پیش نظر معقول اہتمام ہوگیا۔ مانسہرہ میں جناب عبدالرؤف نے سنا کہ اس دفعہ نئے پنڈال میں کانفرنس ہوگی تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت نئے پنڈال کی سیکورٹی کے چیلنج کو قبول کرنے کی تیاری سے تشریف لائے۔ قاری محمد ابوبکر، قاری محمد اشفاق نے کھانا کھلانے کے عمل میں جدید کامیاب اصلاحات کیں۔ جنگ کے جناب جاوید اور ان کے گرامی قدر رفقاء کھانا پکانے کی ٹیم میں اضافہ کر کے تشریف لائے۔ ۱۲،۱۳/اکتوبر کی درمیانی شب قافلوں کی آمد نے موسم بہار کی کیفیت دوبالا کر دی۔ دارالقرآن فیصل آباد کے حضرت مولانا غلام فرید وران کے طلباء نے تو ایک دن پہلے ڈیرے لگا دیئے۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی تشریف لائے۔ نئے نظم کو دیکھا تو بہت ہی مسرت کا اظہار فرمایا۔

کانفرنس کا آغاز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی بزرگ رہنما، ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب زید مجدہم ۱۲/اکتوبر کی عشاء کے قریب تشریف لائے۔ ۱۳/اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات صبح کی نماز کے بعد آپ نے درس قرآن مجید سے کانفرنس کے پروگرام کا آغاز فرمایا۔ اشتراق تک آپ کا درس جاری رہا۔ محترم مولانا قاری محمد ابوبکر اوران کے رفقاء نے درس کے بعد مہمانان، وفود، وقافلوں کے شرکاء کو کھانے کے پنڈال میں ناشتہ کرایا۔ اللہ رب العزت حضرت مولانا قاری محمد ابراہیم کو بہت ہی صحت ورحمت سے سرفراز فرمائیں کہ تیس سال سے وہ کھانا کھلانے کے شعبہ کو احسن انداز میں چلارہے ہیں۔ اس باران کی صحت متحمل نہ تھی۔ تیس سال سے ان کی قیادت میں نظم کی تربیت حاصل کرنے والے آپ کے صاحبزادہ مولانا قاری محمد ابوبکر، قاری محمد اشفاق نے خوب سے خوب تر انداز میں کام کو سرانجام دیا۔

مولانا فقیر اللہ اختر ان کے رفقاء خصوصی مہمانوں کے نظم کو سنبھالتے ہیں۔ اس دفعہ مدرسہ اور نئی رہائش گاہوں میں مہمانان خصوصی کی رہائش تقسیم ہوگئی تو جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے ناظم حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال دامت برکاتہم جامعہ کے طلباء کی بھاری بھرکم ٹیم اور اپنے برادر قاری محمد زاہد اقبال کے ہمراہ تشریف لائے اور پہلے سے طے شدہ فیصلہ کے مطابق مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی کے اساتذہ جو مفتی ظفر اقبال کے شاگردان عزیز ہیں، حضرت مفتی صاحب نے ان کے ہمراہ نئی رہائش گاہوں کے مہمانان خصوصی کی ضیافت کا نظم قابل رشک طور پر سنبھالا۔ فالحمدللہ!

کانفرنس کا پہلا اجلاس

مورخہ ۱۳؍اکتوبر صبح ۹ بجے حضرت مولانا محمد علی صدیقی، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا غلام رسول دین پوری، حضرت مولانا ضیاء الدین آزاد کانفرنس کے پہلے اجلاس کی کاروائی کے آغاز کے لئے ساعی ہوگئے۔

اجلاس اوّل

صدارت	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری۔
تلاوت	حضرت مولانا قاری محمد یوسف۔
آغاز	حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی مبارک دعا سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔
افتتاحی کلمات	حضرت مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم۔
نعت	حضرت حافظ محمد شریف منچن آبادی، حافظ محمد عثمان۔
مہمان خصوصی	یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد عبداللہ، بھکر، سرپرست جمعیت علماء اسلام پاکستان۔
خطاب	جناب حافظ عبدالوہاب جالندھری، حافظ آباد۔
//	حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد، اوکاڑہ۔
//	حضرت مولانا عبدالنعیم، لاہور۔
//	حضرت مولانا محمد عارف شامی، گوجرانوالہ۔
//	حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی، ساہیوال۔
//	حضرت مولانا قاری محمد امجد مدنی، نواب شاہ۔
سٹیج سیکرٹری	حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا ضیاء الدین آزاد۔
اختتامی دعا	حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مدظلہ، بھکر۔

اس کے بعد کھانا و نماز ظہر کے لئے وقفہ ہوا۔ ظہر کی نماز کی امامت قاری عبیدالرحمٰن نے کرائی۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات ظہر کی نماز کے بعد منعقد ہوا۔

صدارت	حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال، جامعہ باب العلوم کہروڑپکا۔
تلاوت	جناب قاری محمد مسعود خان ربانی، فاروق آباد۔
نعت	جناب اسامہ اجمل، جامعہ قاسمیہ شاہدرہ لاہور۔
افتتاحی خطاب	یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد عبداللہ، بھکر۔
مہمان خصوصی	حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ، فیصل آباد۔
خطاب	حضرت مولانا عبدالستار حیدری، لیہ۔
,,	استاذ العلماء حضرت مولانا محمد ارشاد، چیچہ وطنی۔
,,	خطیب اسلام حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی۔
نعت	جناب ابوبکر، گوجرانوالہ۔
خطاب	یادگار اسلاف حضرت مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر، امیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان۔
,,	استاذ العلماء حضرت مولانا فضل الرحیم، نائب جامعہ اشرفیہ لاہور۔
مہمانان گرامی	حضرت مولانا شہاب الدین، موسیٰ زئی شریف۔
,,	حضرت مولانا محب اللہ، لورالائی۔
خطاب	حضرت مولانا عطاء الرحمٰن، ایم۔ این۔ اے، مرکزی رہنماء جمعیت علماء اسلام پاکستان۔
اختتامی دعا......	صاحبزادہ حضرت مولانا غلام اللہ، ہانجی شریف۔

اجلاس سوم

مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات بعد از عصر ہر سال سوال و جواب کی نشست ہوتی ہے۔ امسال مقرر مہمانان گرامی کی کثرت کے باعث عصر کے بعد حضرت مولانا محمد ممتاز کلیار کا بیان ہوا۔ اس اجلاس کا اختتامی خطاب پیر طریقت حضرت مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم نے فرمایا جو مغرب کی اذانوں پر اختتام پذیر ہوا۔ آپ نے ازراہ شفقت منتظمین کی درخواست پر مغرب کی نماز کی امامت بھی فرمائی۔

اجلاس چہارم

مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات بعد از مغرب کانفرنس کے چوتھے اجلاس کا آغاز ہوا۔

خطاب	حضرت مولانا عبدالرؤف چشتی۔
,,	حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی دامت برکاتہم۔

حضرت قاضی صاحب نے ایمان پرور جہاد آفریں خطاب کے بعد عشاء کی نماز تک مجلس ذکر بھی کرائی۔ ذکر کے دوران گردونواح میں ذکر الٰہی سے ایسا سماں قائم ہوا کہ درودیوار ذکر الٰہی سے درخشاں ہوگئے۔ فاالحمدللہ!

اجلاس پنجم

مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات عشاء کی نماز کے بعد کانفرنس کے پانچویں اجلاس کا آغاز ہوا۔

صدارت...... یادگار اسلاف، پیر طریقت حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی، خلیفہ مجاز برکۃ العصر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ۔

تلاوت...... جناب قاری سید محمد شاہ۔

نعت...... جناب نیاز الرحمٰن، فیصل آباد۔

خطاب...... حضرت مولانا محمد ایوب خان، ڈسکوی، مہتمم جامعہ مدنیہ ڈسکہ۔

〃 جناب حافظ محمد عاقب جاوید، دنیاپور۔ طالب علم رہنما

〃 حضرت مولانا سعود افضل، سکھر، شیخ الحدیث جامعہ حمادیہ۔

مکالمہ...... (جامعہ قاسمیہ گوجرانوالہ کے دوطلباء نے ردقادیانیت پر شاندار مکالمہ پیش کیا)

خطاب...... پیر طریقت یادگار اسلاف حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، راولپنڈی۔

〃 استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف خان، جامعہ اشرفیہ لاہور۔

مہمانان خصوصی...... حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔

〃 حضرت میاں محمد رضوان نفیس، لاہور۔

〃 حضرت سردار میر عالم خان لغاری، مدینہ طیبہ (سعودی عرب)۔

〃 حضرت مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی۔

〃 حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری۔

〃 حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی۔

〃 حضرت مولانا نور الحق نور۔

〃 حضرت مولانا محمد عبداللہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

〃 حضرت مولانا مفتی محمد بن مفتی محمد جمیل خان۔

〃 حضرت مولانا مفتی خالد محمود، اقراء روضۃ الاطفال۔

خطاب...... حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر، گجرات۔

نعت...... حضرت حافظ محمد شریف، منچن آباد۔

// فیصل بلال، گوجرانوالہ۔

خطاب...... حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری، سجادہ نشین خانقاہ قادریہ شیرانوالہ۔

// حضرت مولانا پیر عبدالشکور نقشبندی، چکوال۔

// حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالخبیر آزاد، خطیب شاہی مسجد لاہور۔

// حضرت مولانا محمد ظفر قاسم، مہتمم جامعہ خالد بن ولید، وہاڑی۔

// پیر طریقت حضرت خواجہ عبدالماجد صدیقی، خانیوال۔

// حضرت مولانا صاحبزادہ قاری ابوبکر صدیق، مہتمم جامعہ حنفیہ جہلم۔

// حضرت مولانا زاہد الراشدی، شیخ الحدیث گوجرانوالہ۔

// حضرت مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، صدر مرکزیہ جمعیت علماء پاکستان۔

// حضرت مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان، مرکزی رہنماء جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

نعت...... جناب طاہر بلال چشتی، جھنگ۔

خطاب...... حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مرکزی رہنماء جمعیت اہل حدیث۔

// حضرت قاری شیخ محمد یعقوب، لاہور۔

// حضرت مولانا نور محمد ہزاروی، سرگودھا۔

نعت...... جناب امین برادران۔

خطاب...... حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مرکزی رہنماء جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

سٹیج سیکرٹری...... حضرت مولانا قاضی احسان احمد۔

رات ۳ ربجے جاکر اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

درس قرآن مجید

مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعہ صبح کی نماز کی امامت حضرت مولانا قاری زرین احمد، راولپنڈی۔

درس قرآن مجید...... یادگار اسلاف، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا میر محمد، شیخ الحدیث جامعہ حمادیہ خیرپور و شیخ الحدیث جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی۔ آپ کا درس اشراق تک جاری رہا۔ رات گئے تاخیر سے اجلاس ختم ہونے کے باوجود پورا پنڈال آپ کے درس قرآن کے دوران میں بھرا ہوا تھا۔

چھٹا اجلاس

مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعتہ المبارک صبح ۹ ربجے کانفرنس کے چھٹے اجلاس کا آغاز ہوا۔

صدارت...... پیر طریقت پیر عبدالحفیظ رائے پوری، چک نمبر ۱۱ چیچہ وطنی۔

تلاوت...... جناب صاحبزادہ قاری نصیر احمد، چنیوٹ۔

نعت...... جناب قاری زین العابدین۔

// جناب قاری ابوبکر۔

// جناب اسامہ اجمل۔

خطاب...... حضرت مولانا عبدالرشید سیال، فیصل آباد۔

// جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی، بھکر۔

// حضرت مولانا عبدالوحید قاسمی، اسلام آباد۔

// حضرت مولانا غلام حسین، حضرت مولانا ذکاء اللہ، جھنگ۔

// جناب محمد شرحبیل، سرگودھا۔

// یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، سرگودھا۔

// یادگار اسلاف حضرت مولانا احمد میاں حمادی، ٹنڈو آدم۔

تلاوت...... حضرت مولانا قاری عطاء الرحمٰن عابد، گوجرانوالہ۔

خطاب...... خطیب سندھ حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ۔

// جناب طاہر منصور خان، اسلام آباد۔

// حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی، کراچی۔

دستار بندی

حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی دامت برکاتہم کے بیان کے بعد حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرت مولانا مفتی محمد حسن لاہور، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر سے اس سال حفظ مکمل کرنے والے ۲۲ حفاظ کرام کی دستار بندی کرائی۔ فالحمدللہ! یاد رہے کہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر مسلم کالونی میں حفظ وناظرہ، گردان، بنین وبنات کے علاوہ درجہ کتب میں اعدادیہ سے درجہ خامسہ تک بنین کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کے علاوہ عصری تعلیم میٹرک تک دی جاتی ہے۔ حفظ وگردان اور درجہ کتب بنین اور بنات کے درجہ سمیت چار صدر سے زائد طلباء وطالبات زیور تعلیم سے آراستہ ہورہے ہیں۔

خطاب جمعۃ المبارک

نماز جمعۃ المبارک سے قبل خطاب حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے فرمایا۔ خطبہ وامامت جمعہ کے فرائض بھی آپ نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا مکمل پنڈال بھر گیا۔ پنڈال سے باہر شرقی دیوار متصل سکول کے گراؤنڈ میں صفوں کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے باوجود رش اتنا زیادہ تھا کہ جامع مسجد میں دوسرا جمعہ کا اہتمام کرنا پڑا۔

ساتواں اختتامی اجلاس

مورخہ ۱۴؍اکتوبر ۲۰۱۱ء جمعہ کی نماز کے بعد کانفرنس کا اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔

صدارت...... حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

مہمان خصوصی...... پیر طریقت حضرت مولانا عبدالغفور، ٹیکسلا۔

// حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ۔

// پیر طریقت حضرت مولانا پیر ناصرالدین خاکوانی، ملتان۔

تلاوت...... ملک عزیز کے نامور قاری، بین الاقوامی شہرت یافتہ حضرت قاری احسان اللہ فاروقی۔

خطاب...... جناب حافظ عاکف سعید، امیر تنظیم اسلامی پاکستان۔

// شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد نواز، بانی جامعہ قادریہ ملتان۔

پیغام...... حضرت الامیر، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی دامت برکاتہم کی طرف سے شرکائے کانفرنس کے نام پیغام آپ کی طرف سے حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

قراردادیں...... مولانا محمد انس نے صدر اجلاس حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے حکم سے آپ کی طرف سے گھن گرج سے منظور کرائیں۔

خطاب...... حضرت مولانا مفتی محمد طیب، شیخ الحدیث جامعہ امدادیہ فیصل آباد۔

// خطیب اہل سنت وکیل صحابہؓ حضرت مولانا محمد عالم طارق۔

اختتامی خطاب...... خطیب اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن، مرکزی ناظم عمومی اتحاد اہل سنت پاکستان۔

نوٹ: پروگرام کے مطابق خطیب دلپذیر حضرت مولانا عبدالحمید وٹو صاحب کا بیان خطیب اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ سے پہلے طے تھا مگر حضرت وٹو صاحب کو تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی۔ عصر کی اذانوں تک حضرت گھمن صاحب کا بیان جاری رہا۔ تاخیر کے باوجود مولانا عبدالحمید وٹو نے آخر میں خطاب کیا۔

صدر اجلاس...... حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے حکم پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی بزرگ حضرت مولانا مفتی محمد حسن نے اختتامی دعا فرمائی۔

عجیب اتفاق

(۱) کانفرنس کا آغاز بھی حضرت مولانا مفتی محمد حسن کے درس قرآن سے ہوا اور اختتام بھی آپ کی دعا سے ہوا۔ (۲) درس قرآن کے لئے حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی نے آپ سے استدعا کی اور دعا کے لئے حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے آپ سے حکم فرمایا۔ دونوں حضرات کے نام میں لفظ عزیز مشترک ہے۔ شکریہ تمام شرکاء کا جن کی تشریف آوری ومحنت سے کانفرنس کو اللہ تعالیٰ نے چار چاند لگا دیئے۔

سابق قادیانی جناب طاہر منصور خاں کا

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں خطاب!

جناب طاہر منصور خان اسلام آباد کے رہائشی ہیں۔ پیدائشی قادیانی تھے۔حق تعالیٰ نے ایمان واسلام کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ قادیانیت پر چار حرف بھیج کر مسلمان ہوگئے۔ اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی انہیں ۱۳،۱۴؍اکتوبر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر پر دعوت دے کر ہمراہ لائے۔ آپ کا کانفرنس میں بیان ہوا۔ یہ بیان بہت اہمیت کا حامل ہے۔اس میں انہوں نے اپنے اسلام قبول کرنے کے علاوہ قادیانیت کے اندرون کے ناگفتہ حقائق کو طشت ازبام کیا ہے۔اس دفعہ اس بیان کو لولاک میں شائع کر رہے ہیں۔(ادارہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

میں کوئی مقرر تو نہیں ہوں۔لیکن سب سے پہلے میں شکریہ ادا کرتا ہوں تمام بزرگان کا کہ جنہوں نے مجھے موقع دیا کہ اس پرنور مجلس میں شریک ہوں اور کوشش کروں گا کہ تمام جید بزرگان کے سامنے کچھ عرض کرسکوں اور کچھ بتا سکوں۔ میرا نام طاہر منصور خان ہے اور میں پیدائشی قادیانی تھا اور ایک کٹر قادیانی گھرانے سے میرا تعلق تھا۔ والد، والدہ دونوں کی طرف سے نسلاً قادیانی تھا۔میری فیلڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ہے۔اسلام آباد میں ہوتا ہوں۔ میں کئی اہم عہدوں پر قادیانی جماعت میں فائز رہا ہوں اور کام کرتا رہا ہوں۔جس میں خدام الاحمدیہ کے عہدے ہیں، امور عامہ کے ہیں، تبلیغ کے ہیں، تربیت کے ہیں اور اس میں جو ایسوسی ایشن آف کمپیوٹر پروفیشنلز کا بھی میں ہیڈ رہا ہوں۔اس کے علاوہ خاص بات یہ ہے کہ سعودی عرب میں قادیانی جماعت کا میں حج کے موقع پر امام تھا اور وہاں پر جتنی بھی چھپ کر انڈر گراؤنڈ ایکٹویٹیز کی جاتی ہیں۔اس کو میں ہیڈ کرتا رہا تھا اور وہاں سے پہلی مرتبہ نبی پاک ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضر ہوا۔وہاں سے میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گا تو میں کیا جواب دوں گا کہ میں کس امت کا ماننے والا ہوں؟ اور وہاں سے یہ بیج میرے ذہن میں یہ بویا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا نور میرے دل میں ڈالا کہ یہ قادیانیت دجل ہے، کفر ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ بارہ سال پرانی بات ہے۔اس کے بعد میں نے تحقیق شروع کی اور کافی بہت سی چیزیں میرے سامنے آتی گئیں اور کھل کر نظر آتی گئیں۔

خاص طور پر اس وقت میرے سامنے یہ دجل اور فریب صحیح طرح سے کھلا کہ جب میرا عقد ایک قادیانی گھرانے میں چناب نگر میں ہوا اور میں نے اپنی آنکھوں سے ان کے جو اکابرین ہیں یہاں چناب نگر میں ان کو دیکھا اور بہت قریب سے ان کو جانا، تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ صرف اور صرف ایک فیملی بزنس ہے اور یہ عیاش اور مکار اور دشمن ملک اور دشمن اسلام لوگوں کا ٹولہ ہے اور اس کہنے میں مجھے کوئی شک نہیں ہے اور میں سو فیصد یقین کے ساتھ

یہ بات کہہ رہا ہوں۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو کہ یہاں چناب نگر میں اسٹیٹ ودان اسٹیٹ بنی ہوئی ہے۔ جہاں پہ پاکستان کا قانون نہیں چلتا۔ ان کی اپنی سیکورٹی ہے اور وہ کسی قانون کو نہیں مانتے۔ اپنی عدالتیں ہیں اور بہت سے ایسے قادیانی ہیں جو کہ یہاں پر بھی اور دنیا بھر میں اس وقت بہت پسے ہوئے ہیں اور دبے ہوئے ہیں۔ وہ عدالتوں میں نہیں جاسکتے۔ کورٹ میں نہیں جاسکتے۔ انہیں جانے کی اجازت نہیں ہے اور اگر کوئی آواز بھی اٹھاتا ہے تو اس کو یا تو دبادیا جاتا ہے یا اس کے خاندان میں اس کے گھر کے اندر اس کے والدین کو یا بچوں کو ہر کسی کے ساتھ ظلم کیا جاتا ہے کہ اس طرح سے سوشلی جکڑ لیا جاتا ہے کہ وہ اس سے باہر نہ نکل سکے اور حتیٰ کہ یہاں تک کہ اب چناب نگر میں جیسے کہ پچھلے چند ماہ میں دیکھا ہوگا کہ دو ٹارگٹ کلنگز بھی ہوچکی ہیں اور جو کوئی ان کے خلاف آواز اٹھاتا ہے وہ اس کو دبانے کی یہاں تک کوشش کرتے ہیں کہ وہ اس کو ختم بھی کردیتے ہیں۔ جہاں تک میرا ذاتی تعلق ہے۔ میری والدہ نے بھی الحمدللہ! ۲۷؍رمضان المبارک اس سال اسلام قبول کرلیا ہے اور ۶۵ سال کی عمر میں اور مجھے یہ پیغام دیا گیا۔ میرے اپنے سگے بھائی کی طرف سے جو کہ اس ”اس کو انگریزی میں کلٹ کہتے ہیں“ اور یہ پیغام دیا گیا کہ آپ قادیانی خلیفہ مرزامسرور سے معافی مانگیں اور آپ کہیں کہ میرا مسلمانوں سے، ختم نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ میرے دو بچے ہیں۔ ایک بیٹی یسرا طاہر اور ساڑھے پانچ سال کا بیٹا یاسر ہے جو کہ پچھلے ۹ ماہ سے چناب نگر میں موجود ہیں اور وہ قید ہیں اور مجھے نہ ان سے ملنے دیا گیا ہے اور نہ میری ان سے بات کرائی گئی ہے اور بالکل واضح ہے کہ مجھے یہ پیغام دے دیا گیا ہے کہ تم چونکہ مسلمان ہوگئے ہو۔ اس لئے تم دہشت گرد ہو اور مولویوں کے ساتھ مل گئے ہو۔ اس لئے یہ بچے اب جماعت کے ہیں اور ان کو ہم اپنا مربی اور واقف بنائیں گے اور یہ اب مسلمان نہیں بنیں گے۔ ہم ان کو مسلمان نہیں بننے دیں گے۔ اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ چناب نگر میں پاکستان کا قانون نہیں چلتا ہے۔

مجھے یہ پیغام دیئے گئے کہ آپ مرزامسرور سے معافی مانگیں۔ شاید اس کے دل میں کوئی رحم آجائے اور وہ آپ کے بچوں سے آپ کی ملاقات کروادے۔ آپ ان کی سوچ کا اس سے اندازہ لگائیں۔ لیکن الحمدللہ! جس دن سے میں مسلمان ہوا ہوں۔ اس دن سے آج تک ہر آنے والا دن میرے ایمان میں ترقی کا باعث بنا ہے اور میں اس بات پر انتہائی خوش ہوں کہ صرف پاکستان کے چار، پانچ لاکھ قادیانی جن کو اپنی طاقت پر گھمنڈ ہے۔ (ان کو میں نے چھوڑا ہے مگر) اس وقت ایک مسلم امہ کا ایک حصہ ہوں۔ جس کے سامنے قادیانیت کفر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہی ماحول میں نے دیکھا ہے جو کہ انصار اور مہاجرین کے صحابہ کرامؓ نے دیکھا تھا کہ تمام مسلمانوں کے دل اور گھر کے دروازے میرے لئے کھلے ہیں تو اس سے بڑی اور کیا سعادت ہوگی کہ اسلام میں آنا تو میں نے تمام قادیانیوں کو اور جو بھی مرزاغلام احمد کے ماننے والے ہیں خواہ وہ لاہوری کہتے ہیں اپنے آپ کو یا احمدی کہتے ہیں۔ ان کو اسلام میں آنے کی دعوت دیتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق اور ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو آپ کو بتایا گیا ہے کہ مسلمان ٹیرارسٹ اور نعوذ باللہ! اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں آپ کے سامنے ایک مثال موجود ہوں۔ ”آئی ایم اے ہائی کوالیفائیڈ پرسن“ (I am a highly qualified person.) اور اس سوسائٹی میں موجود ہوں اور میرے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے دوست

ہیں۔اس وقت جو نظام جماعت ہے۔قادیانی یا قادیانیوں کا یا جماعت احمدیہ وہ اس کو کہتے ہیں وہ نظام ختم ہو چکا ہوا ہے۔وہ ٹوٹ چکا ہوا ہے۔درہم برہم ہو چکا ہے۔جرمنی میں، یورپ میں، جو نوجوان ہیں وہ فرسٹریٹڈ ہیں اور وہ جماعت چھوڑ رہے ہیں اور وہ آہستہ آہستہ الحمدللہ! مسلمانوں سے مل رہے ہیں تو میرا آپ سب کو یہ پیغام ہے کہ آپ بھی قادیانیوں کو تبلیغ کریں اور ان کو دعوت حق پہنچائیں۔خواہ یونیورسٹیوں میں ہوں، سکولوں میں ہوں، کالج میں ہوں۔اپنا جو ہم نے فرض ادا کرنا ہے وہ ہم ضرور کریں اور نیک نیتی کے ساتھ اپنے دل میں پیار محبت کا جذبہ لئے ہوئے کہ یہ اندھیرے اور تاریکیوں میں ہیں۔جو اس وقت نوجوان ہیں قادیانیوں کے ان کو کچھ پتہ نہیں کہ ان کا کیا مذہب ہے۔وہ دھریت کی طرف جارہے ہیں۔نوجوانوں کے ہاتھوں میں انہوں نے اسلحہ پکڑا دیا ہے اور چناب نگر میں یہ آپ کو سب کو پتہ ہے کہ سدومیت اور شہوت کا راج ہے۔سو ہمیں کوشش کرنی ہے کہ ہمیں ان کو بچانا ہے اور اسلام کی طرف لے کر آنا ہے تو یہی میرا پیغام ہے اور سب کو کہ مجھے بھی اور میری والدہ کو بھی دعاؤں میں یاد رکھئے اور اسلام کا پیغام جہاں تک ہوسکتا ہے وہ ہم ضرور پہنچائیں اور جو بھی ہمارے تئیں ہوسکتا ہے ہم اپنے ملک کو بچانے کے لئے اور اسلام کو بچانے کے لئے وہ ہم ضرور کریں۔جہاں تک چناب نگر کا تعلق ہے۔تو یہ بات سب کو ہی پتہ ہے میں دوبارہ یہ بات کہوں گا کہ وہ اسٹیٹ ود ان اسٹیٹ ہے۔ان کی اپنی عدالتیں ہیں۔اپنے قانون ہیں۔

ہر طرح کا آپ اس کو ٹیرارسٹ کہہ لیں جو بندہ کوئی جرم کر کے آتا ہے وہ چناب نگر اس کی پناہ گاہ ہے۔

کسی کو نہیں پتہ وہاں پر کون رہتا ہے۔قصر خلافت میں کون رہتا ہے۔دار الضیافت میں کون رہتا ہے۔کون لوگ وہاں آتے جاتے ہیں۔وہ دوسرے ملکوں کے ہیں۔دشمن ممالک کے لوگ ہیں۔لیکن یہ ہمارے ملک کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے اور یہ ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہے۔اسی طرح میں چونکہ سعودی عرب میں رہا ہوں۔میں نے یہی بتایا ہے کہ وہاں پر بھی ہر شہر میں ہر جگہ پر قادیانیوں کے مراکز اور نیٹ ورک قائم ہیں۔صرف اور صرف دینی غیرت چاہئے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ہمارے اندر دینی غیرت پیدا ہو جائے گی۔ ہماری اسٹیبلشمنٹ میں، ہمارے افسران میں، اور تو انشاء اللہ یہ کوئی بھی دیر نہیں ہے اور انشاء اللہ کچھ سالوں میں آپ دیکھیں گے کہ یہ ان کا نظام ختم ہو چکا ہے۔ابھی ان کے نوجوان آہستہ آہستہ یا تو وہ دہریت کی طرف جارہے ہیں۔ہمیں کوشش یہ کرنی ہے کہ ان کو دین اسلام اور حق کی طرف لائیں۔تاکہ ہم انہیں جہنم کے عذاب سے بچاسکیں۔دوبارہ میں آپ سب سے دعا کی درخواست کروں گا کہ آپ مجھے بھی اور میرے بچوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں کچھ ارباب کا ذکر کرنا چاہوں گا۔یہاں پر میرے دوست فہیم صاحب تشریف رکھتے ہیں۔جن کا بہت کردار ہے میرے اس اسلام کی قبولیت میں۔اس کے علاوہ محترم متین خالد صاحب ہیں جن کی ایک کتاب ہے ’’ثبوت حاضر ہیں‘‘ اس کتاب نے بھی مجھے اس فیصلہ کرنے کی طرف آمادہ کیا۔کیونکہ وہی تمام کتابیں اور وہی لٹریچر ہمارے گھروں میں موجود تھا۔مگر ہم نے کبھی اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔کیونکہ ہمیں سلیکٹو سٹڈی کروائی جاتی تھی تو اس سے بھی میں اس طرف مائل ہوا۔اس کے علاوہ کینیڈا میں ایک احمد کریم شیخ صاحب ہیں وہ بھی مسلمان ہوئے۔کافی عرصہ ہوگیا ان کی بھی تقاریر اور لیکچرز اور جہاں تک مجلس ختم نبوت کا تعلق ہے میں یہ بتادوں کہ ہم کہیں پر بھی ختم نبوت کا جب میں کفر میں تھا۔کفر کی زندگی میں تھا۔

لفظ لکھا ہوا دیکھتے تھے تو ہم اس جگہ سے نہیں گزرتے تھے۔ میں کبھی مسجد کے قریب نہیں گزرا تھا۔ کیونکہ ہمیں بتایا جاتا تھا کہ مسجد میں ٹیرارسٹ ہوتے ہیں۔ ٹھیک ہے جی اور لیکن الحمدللہ! میں نے اپنی اسلام کی قبولیت سے پہلے مساجد میں جا کہ چھپ کے دیکھنا شروع کیا اور مجھے ہر جگہ پہ قادیانیت کا دجل اور جھوٹ واضح ہوگیا کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کیونکہ مساجد خدا کی عبادت کرنے والے خوبصورت پیارے مسلمانوں سے بھری ہوئی ہیں اور تمام مسلمان پرامن ہیں اور اس طرح مجلس تحفظ ختم نبوت کی میں اگر بات کروں تو یہاں پر بھی اور باہر سے بھی احباب سے میرا رابطہ ہے۔ سارے الحمدللہ! پرامن پیار کرنے والے اور محبت کرنے والے لوگ ہیں اور جو میں نے ماحول پایا ہے۔ اسلام میں آ کر وہ ماحول مجھے پہلے بالکل میسر نہیں تھا تو میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت دے اور مجھے میری وجہ سے اور بہت سے لوگوں کو اور نوجوانوں کو قادیانیت سے اسلام کے نور کی طرف لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ٹھیک ہے جی! جزاك الله احسن الجزاء!

لورالائی میں ختم نبوت کانفرنس

مورخہ ۲۵ر اکتوبر ۲۰۱۱ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام لورالائی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی احسان احمد مبلغ کراچی اور حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی تھے۔ کانفرنس عصر سے لے کر عشاء تک جاری وساری رہی۔ کانفرنس کی صدارت امیر ختم نبوت لورالائی حضرت مولانا ممتاز احمد نے کی۔ (خطیب مرکزی جامع مسجد لورالائی) کانفرنس میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے تفصیلی خطاب کیا اور جھوٹے مدعیان نبوت کا پوسٹ مارٹم کیا اور حضور علیہ السلام کی عظمت وشان بیان کی اور لوگوں کو تحفظ ختم نبوت کی ترغیب دی۔ حضرت مولانا مفتی راشد مدنی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت بیان کی اور سامعین کو بزرگوں کے واقعات سنا کر تحفظ ختم نبوت کے کام کرنے کی ترغیب دی مولانا محمد یونس نے کہا اس وقت ہر طرف سے فتنے ہی فتنے منظر پر آرہے ہیں اور ان سب فتنوں میں قادیانیت کا فتنہ سب سے زیادہ خطرناک اور زہریلا ہے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے حضرت مولانا ممتاز احمد امیر لورالائی، محترم حاجی خواجہ محمد اشرف، مولانا محمد عمر اور بھائی عبیداللہ نے دن رات ایک کر کے محنت کی۔ آخر میں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان حضرت مولانا عبدالواحد کا پشتو زبان میں خطاب ہوا اور حضرت امیر صاحب کی دعاء پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔

حضرت مولانا شہاب الدین کی والدہ کا وصال

خانقاہ موسیٰ زئی کے مدرسہ انوارالسراج کے مہتمم مولانا شہاب الدین مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت موسیٰ زئی شریف کی والدہ محترمہ انتقال کر گئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے ساتھیوں کے ہمراہ موسیٰ زئی شریف حاضر ہو کر مولانا شہاب الدین اور سجادہ نشین خانقاہ موسیٰ زئی شریف خواجہ محمد نعمان صاحب اور لواحقین سے تعزیت کی۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی نعمت نصیب فرمائیں۔ آمین!

سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا!

مولانا اللہ وسایا!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام عظیم الشان چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا ۶/اکتوبر ۲۰۱۱ء بعداز مغرب تا اذانہائے فجر عیدگاہ گراؤنڈ میں حسب سابق آب وتاب سے منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کی تیاری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کی زیرسرپرستی، عالمی مجلس کے کارکنوں، شبان ختم نبوت کے رفقاء نے تین ماہ قبل شروع کردی تھی۔ شہر کو مختلف اشتہاروں، بینروں اور فلیکس بورڈوں سے سراپا استقبال بنادیا گیا تھا۔ عالمی مجلس سرگودھا کے امیر محترم استاذ العلماء حضرت مولانا نور محمد ہزاروی، حضرت مولانا محمد رضوان، حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود اور دیگر علمائے کرام کی قیادت میں شہر وضلع بھر میں ختم نبوت کانفرنس سرگودھا کی دعوتی مہم کے سلسلہ میں ختم نبوت کے دعوتی پروگرام منعقد ہوئے۔ جگہ جگہ اعلانات ہوئے۔ جمعہ پر ضلع بھر کے خطیب حضرات نے ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے عوام سے بھرپور اپیلیں کیں۔ میانوالی، بھکر، خوشاب، سرگودھا تک کے اضلاع سے قافلے تیار ہوئے۔ جونہی ۶/اکتوبر ہوئی۔ ان اضلاع سے قافلوں کا رخ سرگودھا کی جانب تھا۔

کانفرنس سے دوتین روز قبل انتظامیہ نے ناروا طور پر پابندی عائد کردی اور کانفرنس کے سرپرست ومنتظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کو بلاکر پابند کردیا کہ مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا محمد عالم طارق، مولانا سید عبداللہ مظہر اور اللہ وسایا کانفرنس میں شریک نہیں ہوسکتے۔ ایک ایک ماہ کے لئے ان سب حضرات کا سرگودھا میں داخلہ بند کردیا گیا۔ مولانا رضوان کو گھر پر نظربند کردیا گیا۔ غرض کسی ناعاقبت اندیش رپورٹر کی رپورٹ پر اندھے کی لٹھ ناروا پابندی کے باوجود منتظمین نے ہر حال میں کانفرنس کرنے کا پروگرام ترتیب دیا۔ اللہ رب العزت کے کرم کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں۔ اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے۔ اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبادیں گے۔ اللہ رب العزت نے کرم فرمایا تمام تر ناروا ظالمانہ پابندی، ضلعی انتظامیہ کی قادیانیت نوازی کے باوجود ۶/اکتوبر کی مغرب تک عظیم الشان سٹیج، خوبصورت پنڈال، چاروں طرف کارکنوں کی رضاکارانہ ڈیوٹیاں، اس آب وتاب شان وشوکت کے مظاہرے پیش کرنے لگیں کہ ختم نبوت کے پروانوں کے قلوب اللہ رب العزت کے حضور سجدہ شکر بجالائے۔ قادیانی وقادیانی نواز حلقہ نے اس منظر کو دیکھا تو ان کے دلوں کی طرح ان چہروں پر بھی مایوسی کی سیاہی نے قبضہ جمالیا۔

مغرب کے بعد خانقاہ عالیہ قادریہ رشیدیہ کے چشم وچراغ حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب دامت برکاتہم نے مجلس ذکر سے کانفرنس کے ماحول کو یادالٰہی کا گہوارہ بنادیا۔ عشاء کی جونہی نمازیں ختم ہوئیں

چاروں طرف سے قطار اندر قطار یدخلون فی دین اللہ افواجا کا منظر نظر آنے لگا۔ وفود در وفود، قافلے در قافلے، کارواں در کارواں، اس شان سے پنڈال میں آناً فاناً جمع ہوئے شروع ہوئے کہ لاکھوں انسانوں کو اپنی وسعت میں سمیٹنے والا گراؤنڈ بھی تنگی دامن کا شکوہ کرنے لگا۔

تلاوت ونظم کے بعد استاذ العلماء حضرت مولانا نور محمد صاحب ہزروی نے کانفرنس کے نظم کو سنبھالا اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ راقم اللہ وسایا کو حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے پابند کر دیا تھا کہ آپ کانفرنس میں شریک نہ ہوں۔ حضرت مولانا عبداللہ شاہ مظہر، حضرت مولانا محمد عالم طارق، حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب کو اطلاع نہ ہوسکی۔ نہ ہی حکومتی احکام ان تک پہنچے۔ چنانچہ وہ حضرات کانفرنس میں شریک ہو گئے۔ ادھر حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے ان پابندیوں کے باعث احتیاطی تدابیر کیں کہ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد عارف شامی مبلغین حضرات کو فوری طور پر سرگودھا طلب کر لیا۔ عشاء کے بعد بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔

سرپرست......	حضرت مولانا عبدالغفور صاحب ٹیکسلا
صدر اجلاس......	حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں
مہمان خصوصی......	حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
خطاب......	حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی
//	حضرت مولانا محمد علی صدیقی بدین سندھ
//	حضرت مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ
//	حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
//	پیر طریقت حضرت مولانا محمد اجمل قادری
//	یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی
//	حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے
//	جناب عبدالرزاق ڈھلوں ایم پی اے
//	حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ ایم پی اے
//	حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ مظہر کراچی
//	فخر السادات حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال
//	حضرت مولانا محمد عالم طارق وکیل صحابہ
//	حضرت مولانا محمد الیاس گھمن خطیب اسلام

کانفرنس عشاء کے بعد سے فجر کی اذانوں تک جاری رہی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر مرکزیہ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالغفور آف ٹیکسلا کی دعا پر بخیر وخوبی کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس میں ایک مقرر کے ساتھ آنے والے برخود غلط، عجلت پسند، خیر وبرکت، سوچ وفہم سے عاری بعض شہرت کے بھوکے، کارکنوں کے باعث ایک آدھ غیر مناسب امر بھی وقوع پذیر ہوا۔ جو نہیں ہونا چاہئے تھا۔ اس کا ہم سب کو افسوس ہوا۔ لیکن ضلعی انتظامیہ کی ناروا پابندی کے باعث سٹیج پر ذمہ دار ساتھی موجود نہ تھے۔ جس سے ان نادان دوستوں سے غیر مناسب امر وقوع پذیر ہوا۔ تاہم اتنی بڑی کانفرنس کا خیر وخوبی کے ساتھ ہو جانا محض انعام الٰہی ہے۔ اس پر جتنا اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ ختم نبوت زندہ باد، مولانا محمد اکرم طوفانی پائندہ باد۔

مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، قادیانیوں کی ملک وملت کے خلاف سازشوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا کہ ملک بھر میں ہونے والی تخریب کاریوں اور دہشت گردی کی پشت پر قادیانی سازش کارفرما ہے۔ چناب نگر کو مسلمانوں کے لئے نوگوایریا بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ قادیانی مسلح جماعت کے خدام الاحمدیہ کے نوجوان بیرل لگا کر مسلمانوں کو شہر میں داخل ہونے کے لئے تلاشیوں سے گزارتے ہیں۔ چناب نگر سب تحصیل تھی۔ اس کی حیثیت ختم کر کے قادیانیوں کو کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔ چناب نگر میں حکومتی رٹ کہیں نظر نہیں آتی۔ قادیانیوں کے اپنے سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ ہیں اور آخری عدالت ہیڈ آف دی جماعت مرزا مسرور احمد کی ہے۔ مقررین نے چناب نگر کی حیثیت بحال کرنے اور قادیانیوں کی عدالتوں اوقاف کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔

جناب حاجی محمد یعقوب کو صدمہ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول نگر کے رہنما الحاج جناب محمد یعقوب کے والد گرامی ۴؍نومبر ۲۰۱۱ء کو بقضائے الٰہی سے انتقال فرماگئے۔ اناﷲ وانا الیہ راجعون! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے مرحوم کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین!

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی C کے ارشادات

✿...... ✿......اگر بہروپیے کے طور پر بھی کسی کو نبی بنانا تھا تو نقل مطابق اصل تو ہوتی۔ شکل دیکھو، فہم دیکھو، فراست دیکھو، مرزا قادیانی نبیوں کا مقابلہ کرتا ہے؟

✿...... ✿......عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے۔ اس کا انکار کفر ہے اور اس کی تاویل کرنا زیغ وضلال اور کفر والحاد ہے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس سکھر!

مولانا عبداللطیف اشرفی!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت ودفاع پاکستان کانفرنس مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر میں مورخہ ۲۹؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ہوئی۔ جس کی صدارت ولی کامل سجادہ نشین درگاہ ہالیجی شریف حضرت مولانا عبدالصمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔

مہمانان خصوصی میں مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو، صاحبزادہ مولانا عبدالمجیب پیر شریف، مولانا اللہ وسایا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرات کے علاوہ مولانا نعیم اللہ کوٹ سبزل والے، مولانا میر محمد میرک، مولانا قاری کامران احمد حیدر آباد تھے۔

کانفرنس کا ابتدائی مرحلہ کا بعد نماز مغرب تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا اور تلاوت حافظ عمر شکیل اور نعت عبدالسمیع نے پڑھی۔ بعد ازاں مبلغ ختم نبوت گمبٹ مولانا تجمل حسین، مولوی محمد معروف شریک دورہ حدیث جامعہ اشرفیہ اور ایک کلاس نہم کے طالب علم حافظ عبدالقیوم نے بیانات کئے۔ مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کے حوالہ سے گفتگو کی۔

نماز عشاء کے وقفہ کے بعد دوسری نشست کا آغاز قاری محمد عاصم کی تلاوت سے ہوا۔ نعت حاجی امداداللہ پھلپوٹو نے پڑھی۔ اس کے بعد مقررین کے بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مولانا محمد علی صدیقی نے اپنے بیان میں کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کی اطلاع گنبد خضریٰ میں نبی کریم ﷺ کو ہوتی ہے اور آپ ﷺ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ مولانا نعیم اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام میں سے خلیل، کلیم اور روح اللہ تو بنایا۔ لیکن تاج ختم نبوت صرف آپ ﷺ پر سجایا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے آپ جیسا نہ کوئی بنایا ہے نہ بناؤں گا۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام جن سے انسانیت اور نبوت کا آغاز ہوا۔ ان کے شانوں کے درمیان لکھا تھا محمد رسول اللہ خاتم النبیین اور آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ ہیں تو آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان ختم نبوت کی مہر موجود تھی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دور میں ختم نبوت کی حفاظت کے لئے مسیلمہ کذاب سے مقابلہ کیا۔ ۷۰۰ حفاظ شہید ہوئے اور مسیلمہ کو قتل کیا اور اس کے ساتھیوں میں سے جو چھپ گئے تھے انہیں بھی ڈھونڈ کر قتل کیا۔ ختم نبوت کا کام کیا۔ یہ اس وقت اللہ کے مقبول بندے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا۔ مسیلمہ سے کروڑ ہا درجہ بدتر شخص مرزا قادیانی ہے جو اپنے آپ کو اعاذنا اللہ حضرت محمد ﷺ سے بہتر کہتا ہے۔ قادیانی فتنہ سے امت مسلمہ کو بچانا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

حضرت مولانا عبدالصمد ہالیجوی نے فرمایا۔ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی روح ہے۔ جو شخص تمام نبیوں کو مانے اور خاتم النبیین کو نہ مانے وہ مسلمان ہی نہیں۔ تحفظ ختم نبوت عقیدہ کا مسئلہ ہے۔ اس لئے ہم اس کو علی الاعلان بیان

کرتے ہیں۔ ختم نبوت کے عقیدے پر گولی بھی لگے تو قبول ہے۔ اس کے لئے پھانسی آئے تو قبول ہے۔ میں پھانسی کے پھندے کو چوموں گا۔ میرا تعلق جمعیت علماء اسلام سے ہے اور عقیدہ کے لحاظ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہوں۔ جمعیت علمائے اسلام حضرت شیخ الہندؒ کی جماعت ہے۔ اس جماعت میں حضرت مدنیؒ بھی شریک تھے۔

حضرت مولانا عبدالغفور حیدری نے فرمایا کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین جو کہیں گے ہم اس پر لبیک کہیں گے۔ ہر دور میں مدعی نبوت پیدا کئے گئے اور یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاتھ ان کی پشت پر رہے۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کو انگریزوں نے منتخب کیا۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک چلی۔ مسلمانوں نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ پھر ۱۹۷۴ء میں تحریک چلی۔ ہمارے اکابر نے اسمبلی سے باہر اور اسمبلی کے اندر تحریک چلائی اور قادیانی سربراہ کو بلا کر اس پر جرح کی گئی اور انہیں پاکستان اسمبلی نے کافر، اقلیت قرار دیا۔ یہ سب ہمارے اکابر کی کاوش ہے۔ اکابر کی وجہ سے پاکستان کا آئین اسلامی ہے۔ اگر یہ اکابر نہ ہوتے تو اس ملک کا آئین اسلامی نہ ہوتا۔ یہ لوگ اس آئین کو بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے کو سزائے موت ہونی چاہئے۔ کیونکہ ہم تمام انبیاء کو ماننے والے ہیں۔ سلمان تاثیر نے قانون کی خلاف ورزی کی تو اس کو ممتاز قادری نے قتل کر دیا۔ اس کو کس نے قتل کرنے کے لئے کہا تھا۔ لیکن عشق رسول میں آکر اس نے خود فیصلہ کیا۔ تمام مسلمانوں میں ختم نبوت کے حوالہ سے دورائے نہیں ہیں۔ یہی نقطۂ اتحاد ہے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا نے فرمایا۔ قرآن مجید کا محفوظ ہونا صدقہ ہے حضورﷺ کی ختم نبوت کا۔ تبلیغی جماعت کا ہر آدمی یہ کہتا ہے کہ تبلیغ کا کام حضورﷺ کی ختم نبوت کے صدقے ہمیں ملا ہے۔ ختم نبوت کا انکار آپﷺ کی نبوت، شریعت اور آپﷺ کی اس امت کا انکار ہے۔ نماز، روزہ، تبلیغ، جہاد وغیرہ تمام فرائض کا تعلق حضورﷺ کے اعمال کے ساتھ ہے اور ختم نبوت کا تعلق حضورﷺ کی ذات کے ساتھ ہے۔ جس طرح انسان کے تمام اعضاء پر جان مقدم ہوتی ہے اسی طرح تمام اعمال پر عقیدۂ ختم نبوت مقدم ہے۔ مولانا نے مرزا قادیانی کی مغلظات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بدبخت نے قرآن، صحابہؓ، امہات المؤمنینؓ اور نبی کریمﷺ کی توہین کی ہے۔ لہٰذا ختم نبوت کا نعرہ قرآن، صحابہؓ، ازواج مطہراتؓ اور اسلام کی حفاظت کا نعرہ ہے۔

مولانا نے مزید کہا کہ ہم قانون توہین رسالت ختم نہیں ہونے دیں گے۔ ممتاز قادری کی ایک ٹھاہ نے شیری رحمٰن اور رحمٰن ملک جیسوں کے قبلے درست کر دیئے۔ اگر ریمنڈ ڈیوس کو چار قتل کرنے کے باوجود حکومت رہا کر سکتی ہے تو ممتاز قادری کو بھی اسی طرح رہا کرے۔ جو شخص کسی قادیانی سے دوستی رکھتا ہے وہ قیامت کے روز محمد عربیﷺ کی زیارت نہیں کر سکے گا۔

صاحبزادہ حضرت مولانا عبدالمجیب نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ختم نبوت پر مضبوط ایمانی جذبہ عطاء فرماویں اور اس کا عملی زندگی میں بھی مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر سے مختلف انداز اور مقام پر گفتگو فرمائی۔ لیکن خاتم النبیینﷺ کو عرش پر بلا کر گفتگو فرمائی۔ جس کے بعد کوئی مقام نہیں۔ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ افسوس ہے کہ مسلمان جانتے ہیں۔ پھر بھی قادیانیوں سے دوستی رکھتے ہیں۔

قاری کامران احمد نے کہا کہ ایک یہودیہ جو حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتی تھی۔ اس کو ایک نابینا صحابی نے قتل کیا۔ تحفظ ختم نبوت اور دفاع پاکستان کے لئے علماء دیوبند نے ہراوّل دستہ کا کردار ادا کیا ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان میں پہلا پرچم مولانا ظفر احمد عثمانیؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے لہرایا۔ اگر اکابرین دیوبند نہ ہوتے تو پاکستان نہ ہوتا۔ اس ملک کے اندر اگر کوئی قانون چلے گا تو وہ اسلامی قانون چلے گا۔

ڈاکٹر خالد محمود سومرو سینیٹر نے کہا۔ اگر ممتاز قادری کو کچھ ہوا تو ہر گھر سے ممتاز قادری پیدا ہوگا۔ اس ملک میں جو بھی توہین رسالت کرے گا اس کا انجام وہی ہوگا جو سلمان تاثیر کا ہوا ہے۔ منکرین ختم نبوت کا علاج سیدنا صدیق اکبرؓ نے کیا۔ ختم نبوت کا پرچم لہرایا۔ ہم بھی یہ پرچم لہرائیں گے۔ کسی کو اجازت نہیں دی جاسکتی کہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالے۔ ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ تم دین کے ٹھیکیدار ہو۔ سنو! ہم دین کے چوکیدار ہیں۔

حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی جن کے زیر نگرانی یہ کانفرنس ہوئی۔ انہوں نے قراردادیں پیش کیں اور کانفرنس کے کامیاب کرنے میں انہوں نے بھرپور کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ اسٹیج پر حضرت مولانا بشیر احمد، مفتی محمد شفیع، مولانا محمد صالح انڈھڑ، مولانا غلام اللہ ہالیجوی، مولانا پروفیسر عطاء محمد، مولانا قمرالدین ملانہ اور شہر کے دیگر علماء کرام موجود تھے۔

علاوہ ازیں مولانا محمد حسین ناصر مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر اپنی ٹیم حافظ امیر معاویہ، حافظ عبدالحیٰ، محمد مبشر، محمد بلال اور دیگر ساتھیوں سمیت مہمانوں کے انتظامات میں مصروف رہے۔ جب کہ اسٹیج اور جلسہ گاہ کو سیکورٹی کے حوالہ سے جامعہ اشرفیہ سکھر کے طلباء نے احسن انداز سے سنبھالا۔ جن کی سرپرستی مولانا عبدالمالک مدرس جامعہ اشرفیہ نے فرمائی۔ کانفرنس سے آخری خطاب ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے کیا۔ اس طرح رات ڈھائی بجے ڈاکٹر صاحب نے بیان کے بعد اختتامی دعا فرمائی۔ فالحمدللہ!

قراردادیں

1 ...... مختلف چینلز میں انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ کی ذات مقدسہ اور ان کے اسلامی کردار میں بننے والی فلموں کی نمائش سے دینی حلقوں میں شدید تشویش اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے والی فلموں سے اسلامیان پاکستان میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔ ان فلموں سے انبیاء کرام اور صحابہ کرام کی سیرت اور کردار کا اصل روپ مسخ ہو رہا ہے۔ انبیاء کرام اور صحابہ کرام کی علانیہ توہین و تنقیص ہو رہی ہے۔ لہٰذا ایسی فلموں کی نمائش پر فوری پابندی عائد کی جائے۔

2 ...... سابقہ گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے گستاخانہ بیانات اور حکومت کی مکمل خاموشی کی وجہ سے مسلمانوں کا اشتعال یہاں تک پہنچا کہ مشتعل ہو کر غازی ممتاز قادری نے اسے قتل کر دیا۔ اگر سلمان تاثیر پر توہین رسالت کا مقدمہ درج ہو جاتا تو یہ واقعہ رونما نہ ہوتا۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عاشق رسول ممتاز قادری کو باعزت بری کیا جائے اور صدر پاکستان اس کی سزا معاف کرنے کا اعلان کر کے قوم کے جذبات کی ترجمانی کریں۔

3 ...... جھوٹا مدعی نبوت یوسف کذاب کا خلیفہ زید حامد مختلف چینلز میں اپنے آپ کو اسلام کے نمائندہ

کے طور پر پیش کرتا رہا ہے اور وہ شہید ختم نبوت مولانا سعید احمد جلال پوری کے قتل کی ایف۔آئی۔آر میں نامزد ملزم ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نامزد ملزم زید حامد کو گرفتار کیا جائے اور اسے قرار واقعی سزا دی جائے۔

4...... چناب نگر تھانے میں ایک ناجائز اسلحہ کا مقدمہ درج ہوا۔ اس میں ۲ قادیانی ملزم نامزد ہوئے۔ اسلحہ اور منشیات برآمد ہوئی۔ چھاپہ مارا تو ڈی۔سی۔او اسلام آباد کی جعلی مہر اور جعلی لائسنس برآمد ہوئے۔ آج کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف سخت کاروائی کرے۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک کی دہشت گردی میں قادیانی ملوث ہیں۔

5...... قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں۔ غداروں کو سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو نے نہم کلاس کی فزکس میں صفحہ۱۲ پر قادیانی عبدالسلام کو پاکستانی مسلمان سائنسدان سے متعارف کرا کر مسلمانان پاکستان کی دل آزاری کی گئی اور آئین پاکستان کی خلاف ورزی کی جس میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ لہٰذا اس قادیانی کا تذکرہ اس کتاب سے حذف کیا جائے۔

6...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اندرون سندھ میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر نظر رکھے۔ خصوصاً نواب شاہ میں ایک قادیانی کی طرف سے اسلامی صفحہ کی توہین پر سخت اضطراب پیدا ہوا۔ اس لئے قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام حضرت قاضی فیض احمد کی زیرسرپرستی، حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی کی قیادت باسعادت میں ۹ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ جامع مسجد بلال غلہ منڈی میں شان وشوکت، جاہ وجلال کے ساتھ منعقد ہوئی۔ ضلع بھر سے دینی قیادت کانفرنس میں تشریف فرماتھی۔ مولانا محمد خبیب مبلغ مجلس ٹوبہ، مولانا سعداللہ لدھیانوی، جناب عبیداللہ لدھیانوی، محترم جناب لالہ انیس الرحمٰن بٹ کی شبانہ روزمحنت سے بھرپور حاضری تھی۔ کانفرنس کے سٹیج سیکرٹری مولانا ضیاء الدین آزاد تھے۔ مولانا محمد خبیب، مولانا سعد اللہ نے کانفرنس کی غرض وغایت پر فاضلانہ خطاب کئے۔ حافظ بشیر احمد، مولانا ذوالقرنین، مولانا ابوعبیدہ کی نظموں نے کانفرنس میں وجدانی کیفیت پیدا کردی۔ مولانا سید سرفراز الحسن گوجرہ، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد عالم طارق کے مرکزی خطابات ہوئے۔ کانفرنس، حاضری، اپنے اغراض ومقاصد، انتظامات، امن وامان کے حوالہ سے مثالی طور پر کامیابی سے انعقاد پذیر ہوئی۔ فالحمد للّٰہ تعالیٰ!

دروس ختم نبوت کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیراہتمام کوئٹہ شہر میں مختلف مساجد اور مدارس میں دروس ختم نبوت کا اہتمام کیا گیا۔ مورخہ ۲۳/اکتوبر ۲۰۱۱ء کو حضرت مولانا راشد مدنی نے دن ۱۲/بجے جامعہ اسلامیہ مطلع العلوم میں علماء وطلباء سے فتنہ قادیانیت کی سنگینی پر بیان کیا۔ بعد نماز مغرب حضرت مولانا راشد مدنی نے جامع مسجد فیض میں بیان کیا اور بیان کے بعد ایک قادیانی نوجوان سے مناظرہ ہوا۔ حضرت مفتی صاحب نے اس کو خوب اچھی طرح سمجھایا۔ پھر تین دن کے بعد کا وقت رکھا گیا۔ اس قادیانی نوجوان کو مجلس کا لٹریچر بھی دیا گیا۔ تین دن بعد جب پھر اس سے ملاقات ہوئی تو اس قادیانی نوجوان نے کہا کہ اب نہ میں قادیانی رہا ہوں اور نہ مسلمان، درمیان میں ہوں۔ محترم قارئین! آپ سے بھی التماس ہے کہ اس نوجوان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت اس کو ہدایت نصیب فرمائیں اور یہ نوجوان حضورﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہوجائے اور مرزا قادیانی جہنم مکانی پر حرف لعنت بھیج دے۔ آمین!

مورخہ ۲۳/اکتوبر بعد نماز عشاء حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے جامعہ مسجد توحیدیہ میں بیان فرمایا۔ مسلمان فروعی اختلافات بھلا کر ملک کے تحفظ کے لئے متحد ہوجائیں۔ قادیانی دنیا بھر میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈوں میں مصروف ہیں اور اس وقت قادیانیت کا تعاقب حقیقتاً پاکستان کا تحفظ کرنا ہے۔

مورخہ ۲۶/اکتوبر بعد نماز ظہر جمعیت علماء اسلام کے سابق صوبائی وزیر حضرت مولانا حافظ حسین احمد شرودی کے مدرسہ جامعہ رشیدیہ میں ان سے ان کے بیٹے کی تعزیت کی اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے علماء اور طلباء

سے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی جامع مسجد محمدیہ اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مسجد طوبیٰ میں بیان کیا۔ علماء نے کہا۔ ووٹر لسٹوں میں قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کرنا باعث تشویش ہے۔ آئین پاکستان کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں۔ حکومت قادیانیوں کی شرانگیزی کا نوٹس لے۔ بعد نماز مغرب، حضرت مولانا مفتی راشد مدنی نے جامع مسجد عمر ملتانی محلّہ میں بیان فرمایا اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالباقی کے مدرسہ جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم میں علماء وطلباء وعوام الناس سے خطاب کیا اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی اور ملک دشمنی پر بیان فرمایا۔ حضرت شیخ الحدیث نے خوب دعاؤں سے نوازا اور ہدیۃً حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی تصنیف ''ثمین البخاری'' عنایت فرمائی۔ جزاکم اللہ! بعد نماز عشاء جامع مسجد عثمانیہ میں حضرت مولانا مفتی راشد مدنی نے حیات ونزول مسیح علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کے عنوان پر خطاب کیا۔

مورخہ ۲۷/اکتوبر صبح ۸/بجے کوئٹہ کی عظیم عصری درسگاہ گورنمنٹ اسپیشل ہائی سکول میں طلباء کو حضرت مولانا مفتی راشد مدنی نے عقیدہ ختم نبوت سمجھایا اور کوئٹہ کی عظیم عصری درسگاہ گورنمنٹ ڈیفنس سکول میں طلباء کو حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کیا۔ دن ۱۲/بجے جامع مسجد بلال میں حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے طلباء سے بیان کیا اور قاضی احسان احمد نے بعد نماز ظہر مرکزی مدرسہ تجوید القرآن میں طلباء سے بیان کیا۔ بعد از نماز عصر حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مسجد ٹی۔ این۔ ٹی کالونی میں خطاب کیا اور لوگوں کو فتنہ قادیانیت کی سنگینی اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت بتائی۔ بعد نماز مغرب مولانا راشد مدنی نے جامع مسجد مدینہ میں اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مسجد نورانی میں خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم نشرواشاعت حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی کی گول مسجد سٹیلائٹ ٹاؤن میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا تفصیلی خطاب ہوا۔

مورخہ ۲۸/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک صبح ۸/بجے حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے نائب امیر مجلس بلوچستان، مولانا قاری عبداللہ منیر کی مسجد جامع مسجد سنہری میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور مولانا قاضی احسان احمد نے حضرت مولانا انوار الحق حقانی کی مسجد، مرکزی جامع مسجد میں خطاب جمعہ فرمایا۔ علماء نے اپنے خطاب میں کہا کہ قربانی قریب آرہی ہے۔ مسلمان چوکنے ہوجائیں کہ کہیں کوئی قادیانی آپ کا شریک نہ بن جائے اور علماء نے کہا قادیانی ملحد وزندیق ومرتد ہیں۔ شریعت اسلامی میں کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔ اس لئے مسلمان قربانی کا گوشت قادیانیوں کو نہ دیں اور نہ قادیانیوں سے گوشت لیں۔

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی منظور شدہ قراردادیں

﴿۱﴾ ...... مختلف چینلز میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرامؓ کی ذوات مقدسہ اور ان کے اسلامی کردار پر بننے والی فلموں کی نمائش نے دینی حلقوں میں شدید تشویش اور اضطراب پیدا کردیا ہے۔ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والی فلموں کی وجہ سے اسلامیان پاکستان میں شدید اشتعال کی کیفیت پیدا ہورہی ہے۔ اس طرح کی فلموں سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ کی سیرت وشخصیت کا اصل روپ مسخ ہورہا ہے۔ اور انبیائے کرام علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ کی اعلانیہ طور پر توہین وتنقیص کی جارہی ہے۔ لہٰذا کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت

سے مطالبہ کرتا ہے کہ شعوری طور پر ایسی فلموں کی نمائش پر پابندی لگانے کا فی الفور نوٹیفیکیشن جاری کیا جائے۔

...... سب سے افسوس ناک اطلاع یہ ہے کہ نادرا نے شناختی کارڈ کے فارم سے ختم نبوت کے حلف نامے کی عبارت حذف کردی ہے۔ یہ عبارت 1974ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں جناب بھٹو مرحوم نے شناختی کارڈ فارموں میں حلف نامہ شامل کیا تھا۔ اس کو حذف کرنا افسوس ناک ہے۔ جس بدبخت نے اس کو حذف کیا ہے۔ اسے معطل کیا جائے اور حلف نامہ کو فی الفور بحال کیا جائے۔

...... سابقہ گورنر پنجاب کے گستاخانہ بیانات پر حکومت کی مسلسل خاموشی سے مسلمانوں کا اشتعال یہاں تک پہنچا کہ گستاخانہ اعلانیہ بیانات سے مشتعل ہوکر غازی ممتاز قادری نے اسے قتل کردیا۔ سلمان تاثیر پر اگر توہین رسالت کا مقدمہ درج ہوتا تو یہ واقعہ کبھی رونما نہ ہوتا۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عاشق رسول جناب ممتاز احمد قادری کو باعزت طور پر رہا کیا جائے اور صدر پاکستان اس کی سزا معاف کرنے کا اعلان کرکے قوم کے جذبات کی ترجمانی کریں۔

...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کی سابقہ حیثیت یعنی سب تحصیل کے درجہ کو سرکاری کاغذات میں فی الفور بحال کیا جائے۔ تاکہ چناب نگر میں قادیانی عدالتوں کی بجائے سرکاری عدالتیں آزادانہ فیصلے کرسکیں۔ نیز چناب نگر کچی آبادی کے مسلمانوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

...... ملک کے کئی مقامات پر دہشت گردانہ کاروائیوں اور قتل وغارت میں قادیانی گروہ کے ملوث ہونے کے شواہد حکومتی ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ حال ہی میں تھانہ چناب نگر میں مقدمہ نمبر 336 درج ہوا ہے۔ چناب نگر کے قادیانی علاقہ غیر سے اسلحہ منگواتے اور جعلی لائسنس بناتے ہیں۔ ڈی سی او اسلام آباد کی جعلی مہریں، منشیات فروشی کا کیس درج ہوا ہے۔ جتنے فسادات ہورہے ہیں۔ یہی جعلی لائسنسوں کا قادیانی جماعت کا مہیا کردہ اسلحہ استعمال ہورہا ہے۔ ان جعلی لائسنسوں کی انکوائری کرکے ملک بھر کے قادیانیوں کے خلاف آپریشن کرکے غیرقانونی اسلحہ برآمد کیا جائے۔ اس لئے آج کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی تخریب کار ادارے اور قادیانی اسلحہ بردار ڈیتھ سکواڈ تنظیمیں خدام الاحمدیہ، انصاراللہ، لجنہ اماءاللہ، اور تنظیم اطفال الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور اندرون وبیرون ملک میں ان کے اثاثے منجمد کئے جائیں۔

...... قادیانی عفریت پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے ذریعے طلباء وطالبات میں اپنی ارتدادی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہے اور داخلہ فارم میں موجود مذہب کے خانہ میں قادیانی طلباء خود کو مسلمان تحریر کرتے ہیں۔ جوکہ امتناع قادیانیت ایکٹ کے صریح خلاف ورزی ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سرکاری وپرائیویٹ سکولز اور کالجوں کے داخلہ فارموں میں تحفظ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کفر وارتداد کے اقرار پر مبنی حلف نامے کا اندراج کیا جائے۔ تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر مضامین شامل کئے جائیں اور داخلہ فارموں میں خود کو مسلمان ظاہر کرنے والے قادیانی طلباء کے خلاف آئین پاکستان کی روشنی میں مقدمات درج کئے جائیں۔

﴿۔۔۔۔۔۔ جھوٹا مدعی نبوت یوسف کذاب کا خلیفہ زید حامد مختلف چینلز میں اپنے آپ کو اسلام کے نمائندہ کے طور پر پیش کر رہا ہے اور وہ شہید ختم نبوت حضرت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ کے قتل کی ایف۔آئی۔آر میں نامزد ملزم ہے۔ یہ اجتماع حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا سعید احمد جلالپوریؒ کے نامزد قاتل زید حامد کو گرفتار کیا جائے۔

﴿۔۔۔۔۔۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق مساجد کی شکل وصورت پر تعمیر شدہ قادیانی عبادت خانوں سے مینار ومحراب، کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو ہٹایا جائے اور مساجد کی طرز پر تعمیر شدہ قادیانی عبادت گاہوں کی ہیئت تبدیل کی جائے۔

﴿۔۔۔۔۔۔ قادیانی ارتدادی تبلیغ پر پابندی کے باوجود چناب نگر میں قادیانی لٹریچر، قادیانی رسائل وجرائد کی طباعت اور اسلام کش، توہین آمیز کتابوں کی اشاعت مسلمانوں میں اشتعال کا موجب بن رہی ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام قادیانی پریس کو سیل، کتابوں اور رسالوں کو ضبط اور الفضل کے ڈیکلریشن کو منسوخ کیا جائے۔ تاکہ اسلامیان پاکستان میں پائی جانے والی تشویش اور غم وغصہ دور ہو اور آئین کی بالادستی قائم ہو سکے۔

﴿۔۔۔۔۔۔ سیکورٹی کے نام پر چناب نگر میں قادیانیوں نے تشدد اور قتل وغارت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ یہاں پر اخباری رپورٹروں کو بھی ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ فوجی تربیت یافتہ قادیانی کمانڈر ایلیٹ فورس سے ملتی جلتی وردی میں ملبوس جدید اسلحہ سے مسلح ہوکر موبائل گاڑیوں کے ذریعے مسلمانوں کو ہراساں کرنے کا عمل جاری رکھا ہوا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی موجودگی میں قادیانی عسکریت پسندوں اور مرزائی شدت پسندوں کا یہ اقدام حکومتی رٹ کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ناکوں کے نام پر چناب نگر میں داخل ہونے والوں میں خوف وہراس پیدا کرنے کے قادیانی اقدامات کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور ملٹری آپریشن کے ذریعے چناب نگر کو جدید اسلحہ سے پاک کرکے نوگو ایریا کی حیثیت ختم کی جائے۔

﴿۔۔۔۔۔۔ چناب نگر کی بااثر قادیانی جماعت نے سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ جما رکھا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں سے سرکاری اراضی فی الفور واگزار کرائی جائے اور متعلقہ پٹواری کے ذریعے چناب نگر کے رقبہ کی دوبارہ پیمائش کی جائے اور چناب نگر کے کھیل کے میدانوں اور سڑکوں کو بلدیہ کے نام منتقل کیا جائے۔

﴿۔۔۔۔۔۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دوسری اقلیتوں کی طرح قادیانی اقلیت کے اوقاف بھی سرکاری تحویل میں لئے جائیں اور حرمین شریفین میں غیر مسلم مرزائیوں کا داخلہ روکنے کے عمل کو یقینی بنانے کے لئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانے کا فی الفور اندراج کیا جائے اور شناختی کارڈ فارم میں موجود تحفظ ختم نبوت کے حلف نامہ پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے۔

﴿۔۔۔۔۔۔ نوجوان نسل میں عقیدہ ختم نبوت کی اساسی ونظریاتی فکر پیدا کرنے اور نوجوان نسل میں دینی شعور بیدار کرنے کے لئے یہ اجتماع علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ ہر ماہ کے ایک جمعۃ المبارک کا خطبہ عقیدہ ختم

نبوت کی اہمیت وفضیلت اور تردید قادیانیت کے لئے وقف کریں۔

﴿﴾...... یہ اجتماع سوئٹزرلینڈ کی مساجد کے میناروں پر پابندی، فرانس میں حجاب شرعی کے خلاف استعماری مہم کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اسے اسلام کے خلاف مغربی ثقافت کے علمبرداروں کے معاندانہ رویے کا مظہر سمجھتا ہے اور دنیا بھر کی مسلم حکومتوں اور اسلامی سربراہ کانفرنس کی تنظیم (او۔آئی۔سی) سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات واحکام کے خلاف مغربی ثقافتی یلغار کے سدباب کے لئے مشترکہ پالیسی وضع کریں۔

﴿﴾...... اسلامی نظریاتی کونسل حکومت کا اپنا قائم کردہ ادارہ ہے اور اس کے ارکان نے مرتد کی سزا کے نفاذ کی قانونی سفارش کی ہوئی ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

﴿﴾...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم الشان اجتماع دارفانی سے رحلت کرنے والے علماء کرام اور دینی شخصیات بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سرپرست مولانا میاں عبدالرحمٰن، مولانا سید عبدالمالک شاہ گوجرانوالہ، قاری خلیل الرحمٰن ظاہر پیر، قاری عبدالرحمٰن تلہ گنگ، حافظ محمد ابوبکر بن پیر عبدالشکور نقشبندی چکوال، مولانا قاری حزب اللہ خالد جامعہ رشیدیہ ساہیوال، مولانا عبدالغنی، محمد ناصر بن حاجی عمردین بہاولپور کی وفات پر اظہار افسوس کرتا ہے اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعاگو ہے۔ لواحقین اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

حکیم محمد ادریس کا وصال

کلورکوٹ کی ہردل عزیز شخصیت حکیم محمد ادریس صاحب انتقال فرماگئے۔ مرحوم کی دینی وسماجی خدمات کو ہمیشہ یادرکھا جائے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری نے ان کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم کی وفات سے علاقہ کا ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ مولانا حیدری نے ان کے گھر جاکر مرحوم کے لواحقین سے تعزیت بھی کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حکیم مرحوم کو اللہ رب العزت جنت الفردوس عطا فرمائیں۔ آمین!